

عورتوں سے متعلق حضور علیہ السلام کے پالیس ارشادات کا حسین نگہدرتہ

السُّؤَالُ الرَّابِعُونَ

مؤلفہ: منجھت قادری شمس
شبستانِ انجمن



جامعہ فاطمۃ الزہرا
دونارچوک، دورہنگہ (بہار)

عورتوں سے متعلق حضور علیہ السلام کے چالیس ارشادات کا حسین مجموعہ

اربعین الرسول

مؤلفہ: منجھادی شمس
شبستان



ناشر:

جامعہ فاطمہ الزہرا
دونارچوک، درمختکہ (بہار)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب:	اربعین نسواں
مرتبہ:	عالمہ شبستاں انجم قادری شمش
نظر ثانی:	شہزادہ ابوالحقانی حضرت علامہ تحسین رضا مصباحی
پروف ریڈنگ:	حضرت مولانا سالم رضا شمش
سن اشاعت:	شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ / فروری ۲۰۲۴ء
قیمت:	اسی روپے -/80
تعداد:	گیارہ سو
مطبوعہ:	شانی گرافکس، بنارس 9984715528

ملنے کے پتے:

جامعہ فاطمہ الزہراء، دونارچوک، دربھنگہ (بہار)
 حق اکیڈمی، مبارک پور، اعظم گڑھ
 مکتبہ حافظ طلت، مبارک پور، اعظم گڑھ
 مولانا سالم رضا شمش، ابراہیم پور، اعظم گڑھ

ناشر:

جامعہ فاطمہ الزہراء
 دونارچوک، دربھنگہ (بہار)

مشہولات

۱	تہذیب	6
۲	شرف انتساب	7
۳	پیش لفظ	8
۴	کلمات تکریم (حدیث کی اہمیت)	11
۵	تقریظ جمیل	14
۶	کلمات تبریک	17
۷	کلمات تحسین	18
۸	شوہر کی فرماں برداری	20
۹	عورت کے لیے جنت کی خوش خبری	21
۱۰	شوہر کی عظمت	21
۱۱	اپنے شوہر کو تکلیف نہ پہنچائیں	22
۱۲	جنت کی خوشبو حرام ہے	23
۱۳	قیامت کے دن سخت عذاب	24
۱۴	عورتوں کو شوہر کے خلاف بھڑکانا	25
۱۵	شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے	26
۱۶	شوہر کے مال سے صدقہ کرنا	27
۱۷	شوہر کے مال کو بغیر اجازت خرچ کرنا	28

29	بیوی اجنبی عورت کا ذکر اپنے شوہر سے نہ کرے	۱۸
30	دیور سے پردے کا حکم	۱۹
33	اجنبی عورتوں کے پاس نہ جاؤ	۲۰
34	عورتیں خوشبو لگا کر ہرگز باہر نہ نکلیں	۲۱
35	قیامت کے دن کی تاریکی	۲۲
36	عورت تہ یا اجنبی مرد کے ساتھ سفر نہ کرے	۲۳
37	قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت	۲۴
38	غیر محارم سے پردہ کرنا فرض ہے	۲۵
40	دو جہنی عورت	۲۶
42	باریک لباس کی مذمت	۲۷
43	عورتوں کا گھر کے اندر نماز پڑھنا افضل ہے	۲۸
44	حالت حمل میں روزے کا ترک کرنا	۲۹
45	عورتوں کو زیور پہننا	۳۰
46	عورتوں کے زیورات پر زکوٰۃ کا حکم	۳۱
47	زیور کی نمائش پر جہنم کا عذاب	۳۲
48	گھونگھرو کی آواز سے فرشتے گھر میں نہیں آتے	۳۳
50	مردوں جیسی چال چلن والی عورت پر لعنت	۳۴
51	مردانی عورتوں پر لعنت	۳۵
53	اللہ عز و جل کی خلقت میں تبدیلی کرنا جائز نہیں	۳۶
55	عورتوں کا مہندی لگانا	۳۷

56	بچہ اپنی ماں کے ہم شکل کیوں ہوتا ہے	۳۸
57	حسل جنابت میں بالوں کی جڑوں کو تر کرنا	۳۹
58	جن کپڑوں میں حیض کا خون نہ لگا ہو وہ پاک ہے	۴۰
60	حالت حیض میں گھریلو کام کرنا جائز ہے	۴۱
61	حائضہ کا بدن اور کپڑا پاک ہے	۴۲
62	حیض کے کپڑوں کو کیسے صاف کریں	۴۳
63	مستحاضہ کے احکام	۴۴
64	عورت نگہبان ہے	۴۵
65	بیوی پر شوہر کے حقوق	۴۶
70	زوجهین کے درمیان جدائی ڈالنا شیطانی کام ہے	۴۷
72	نیک بیوی اللہ عزوجل کی ایک نعمت ہے	۴۸
76	(کلام رضا) پھر کے گلی گلی تباہ ٹھو کریں سب کی کھائے کیوں	۴۹
77	(کلام رضا) رُخ دن ہے یا مہر سایہ بھی نہیں وہ بھی نہیں	۵۰
78	(کلام رضا) وصف رُخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح وائٹس وضئے کرتے ہیں	۵۱
79	یادداشت	۵۲
80	یادداشت	۵۳



تہدیہ

قطب الاقطاب حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
 عطاے رسول غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ
 امام اہلسنت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ
 جلالتہ العلم حافظ ملت حضرت علامہ الشاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی علیہ الرحمہ
 شہزادہ فاتح بلگرام پیر طریقت حضرت علامہ سید اویس مصطفیٰ صاحب قبلہ مدظلہ العالی



شرف انتساب

میں امی اس
حقیری کاوش کو
اپنے والد محترم
جناب غلام نبی صاحب
اور
والدہ محترمہ
نفیسہ بانو
کی طرف
منسوب کرتی ہوں۔

جن کی مشفقانہ تربیت اور رقت آمیز دعاؤں نے مجھے اس قابل
بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہم تمام بھائی بہنوں پر تادیر قائم رکھے۔
آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

شیتاں انجم قادری

پیش لفظ

حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ علیہ نے سب سے پہلے اربعین نبوی کا سلسلہ شروع کیا تھا جس پر آج تک علمائے کرام کا عمل جاری و ساری ہے، جس کا مقصد حسن حدیث رسول کی تبلیغ و اشاعت اور اپنے آپ کو اس مژدہ جانفزا کا مستحق ٹھہرانا ہے کہ ”نضر اللہ امر اسبع منا حدیثاً فحفظہ حق یمبلغہ“ اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری حدیث سے اسے یاد کرے یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچا دے۔

بے شمار علمائے کرام نے اس نیک مقصد کی خاطر مختلف عناوین پر اربعین کو جمع فرمایا، اور تبلیغ و ترویج احادیث میں کلیدی کردار ادا کیا، جو ان کی دنیا و آخرت کے لیے سرمایہ افتخار ہے۔ میں نے بھی اپنے بزرگوں کی اس روش کو اختیار کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ اس کار خیر کے صدقے میرے حصے بھی وہ مژدہ جانفزا میسر آجائے۔ یہ ۲۰۲۰ء کے اپریل یا مئی کا مہینہ رہا ہوگا۔ یہ وہ وقت تھا جب پوری دنیا میں ”لاک ڈاؤن“ لگا تھا، اور خوف و ہراس قیامت کا منظر پیش کر رہا تھا۔ میں نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ قیامت کے روز لوگ ایک دوسرے سے بھاگیں گے، سب کو اپنی فکر ہوگی۔ مگر یہاں قیامت سے پہلے ہی قیامت کا منظر دنیا میں ہی دیکھنے کو مل رہا تھا۔ ہر طرف سناٹا ہی سناٹا، سب کو اپنی فکر۔ ایسے کرب و الم کے زمانے میں جہاں پوری دنیاڑک سی گئی تھی، ہمارے انتہائی مشفق سرپرست و مربی اور جامعہ فاطمہ الزہرا و ناز چوک در بھنگلے کے سربراہ حضرت علامہ محمد حسین صدیقی ابوالحقانی علیہ الرحمہ جن کے عمر کا بیشتر حصہ سفر میں گزرا، چند ایام کے لاک ڈاؤن نے انہیں مضطرب کر رکھا تھا، چوں کہ ان کی پوری زندگی تقریر و بیان کے ذریعے لوگوں کو حدیث پاک کا جام

پلانے اور انہیں شریعت مطہرہ کا پابند بنانے سے عبارت تھی، حضرت نے اس موقع کو غنیمت جانا اور تحریری شکل میں چہل احادیث کو مختصر توضیح و تشریح کے ساتھ لوگوں تک پہنچانا چاہا، اس سلسلے میں حضرت نے بخاری شریف سے چالیس حدیثوں کا انتخاب فرمایا، اور اس کی توضیح و تشریح میں کم از کم دو سو احادیث دیگر معتبر کتابوں سے جمع فرمایا، اسی درمیان ایک دن میں بھی حضور کی بارگاہ میں پہنچی اور حضرت سے کسی علمی کام کی رہنمائی کا مطالبہ کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں بخاری شریف سے چالیس احادیث پر کام کر رہا ہوں تم بھی کسی موضوع پر چالیس احادیث جمع کرو۔ حکم پاتے ہی میں نے بھی اس کام کا عزم مصمم کر لیا۔ اسی درمیان اچانک ایک دن حضرت علامہ ابو الحقانی علیہ الرحمہ کی معمولی طبیعت بگڑنے کی اطلاع ملی اور پھر ان کی طبیعت ایسی غیر معمولی ہوئی کہ دوبارہ معمول پہ نہ آسکی، اور اسی شب ہمارے مربی و سرپرست ہمیشہ کے لیے ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے۔ حضرت کا وصال ایسا عظیم سانحہ تھا کہ زندگی کے معمول بالکل ختم سے گئے اور اس کام پر بھی گرہن سالگ گیا۔

پھر ایک لمبے عرصے کے بعد اس کی تکمیل عمل میں آئی۔ بہر حال اب یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اس پر اللہ عز و جل کا بے شمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ خدمت انجام دینے کی توفیق بخشی۔

آخر کیوں کر میں تذکرہ نہ کروں اپنے اساتذہ، احباب، تلامذہ اور والدین کا جن کی دعاؤں نے مجھے کافی سہارا دیا۔ حالات سے دو چار ہونے کے باوجود یہ رسالہ مکمل ہوا۔ مولیٰ عز و جل ہم سب کی مغفرت فرمائے۔

بے حد شکر گزار ہوں استاذ محترم حضرت علامہ ڈاکٹر عاصم اعظمی صاحب قبلہ مدظلہ العالی اور محقق مسائل جدیدہ مفتی نظام الدین صاحب قبلہ کا جنہوں نے عدیم الفرستی کے

بادجوہ اپنے قیمتی لمحات نکال کر اس رسالہ کی تصحیح فرماتے ہوئے دعائیہ کلمات سے نوازا جس کی بدولت اس مختصر رسالہ کو ستاویز کی حیثیت حاصل ہوئی۔

یہ نا انصافی تو کبھی نہ ہو کہ میں اپنے مشفقین کا ذکر چھوڑ دوں، مفتی تحسین رضا مصباحی و مولانا خدام سرور مصباحی کا جنہوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں میری رہنمائی فرمائی، اس رسالہ پر انہوں نے مکمل توجہ دے کر اسے منظر عام پر لانے تک سعی پیہم کرتے رہے۔ جہاں تک ہوسکا اس رسالہ کی حرف بہ حرف اصلاح کی گئی، اہل علم حضرات سے مخلصانہ اپیل ہے کہ اس رسالہ میں جہاں بھی غلطی ہو رہنمائی فرمائیں۔

شبستاں انجم قادری ششی

کلمات تکریم (حدیث کی اہمیت)

از: حافظ احادیث کثیرہ خطیب عرب و عجم

حضرت علامہ محمد حسین صدیقی ابوالحقانی صاحب علیہ الرحمہ

حضور اکرم ﷺ کے قول و فعل و حال اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ ارشاد ہے کہ رسول کی اطاعت کرو اور ان کا حکم مانو، اللہ عز و جل نے رسول کے حکم کو اپنا حکم فرمایا اور ان کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی فرمایا، رسول کے فیصلے کو واجب التسمیع قرار دیا جو ان کے فیصلے کو نہ مانے وہ مومن نہیں ہو سکتا۔

اللہ عز و جل کافروں ہے: ”وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُمْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ“ (الاحزاب: ۳۶) ترجمہ: اور کسی مسلمان مرد اور نہ کسی مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ اللہ اور رسول کچھ حکم فرمادیں انہیں اپنے معاہدہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی میں ہوگا۔

شان نزول: یہ آیت بنت جحش اسدیہ اور ان کے بھائی عبد الرحمن بن جحش اور ان کی والدہ امیمہ بنت عبد المصعب کے حق میں نازل ہوئی۔ امیمہ حضور ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ واقعہ یہ ہے کہ زید بن حارثہ جن کو حضور ﷺ نے آزاد کیا تھا، وہ حضور ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے، حضور نے زینب کے لیے ان کا پیام دیا اس کو زینب اور ان کے بھائی نے منظور نہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی، حضرت زینب اور ان کے بھائی یہ حکم سن کر راضی ہو گئے۔ اور نبی کریم ﷺ نے ان کا نکاح زینب سے کر دیا۔ ان کا مہر دس دینار، ساٹھ درہم، ایک جوڑا کپڑا، پچاس مد

(ایک پیمانہ) کھانا بیس صاع کھجوریں حضور ﷺ نے دی۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہر مال میں واجب ہے۔ آپ کے حکم کے مقابلے میں کوئی اپنے نفس کا بھی مختار نہیں۔ ”وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ“ (اتوبہ: ۵۹)

ترجمہ: اور کیا اچھا ہوتا کہ وہ اس پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دیا۔

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ“ (نساء: ۵۹) ترجمہ: اے ایمان والو! حکم، نو اللہ کا اور حکم مانور رسول کا اور ان کا تم میں جو حکومت والے ہیں۔

معلوم ہوا کہ رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

بہت سے احکام ہیں جو قرآن مجید میں صراحتاً مذکور نہیں لیکن نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں، وہ بھی و جب العمل ہیں، جیسے نماز جنازہ، خانہ کعبہ سے پہلے بیت المقدس کا قبلہ ہونا، جمعہ وعیدین کا خطبہ، ملاوہ ازیں قرآن شریف کے بہت سے احکام ہیں جو مبہم اور مجمل ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی تفصیلات حدیث میں ہیں۔ اگر حدیث کو نہ مانا جائے تو اسلام کا نظام ہی ورہم برہم ہو جائے گا۔

قال رسول الله: ”بلغوا عني ولو آية“ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پیغم کو پہنچاؤ اگرچہ وہ مختصر ہی کیوں نہ ہو۔ ”عن أبي الدرداء قال سئل رسول الله ﷺ ما حد العلم الذي اذا بلغه الرجل كان فقيها؟ فقال

رسول اللہ ﷺ من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً فی امر دینہا بعثہ اللہ فقیہاً وکنت لہ یوم القیمة شافعاً وشہیداً“ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کتنی حدیثیں پہنچنے پر آ دی فقیہ کہلائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دینی معاملہ میں میری امت تک چالیس حدیثیں پہنچائے گا تو قیامت کے دن میں اس کا شفع اور گواہ بنوں گا۔

الحمد للہ! شبستاں انجم قوری صدر معلمات جامعہ فاطمہ الزہراء، دونار چوک درہنگہ کی دوسری تصنیف ”اربعین نسواں“ کا مسودہ دیکھا، پوری کتاب پڑھی، چالیس احادیث جمع کر کے محترمہ نے امت مسلمہ کی عورتوں کے لیے ہدایت کا درس دیا ہے، اور اپنے لیے نجات کا راستہ بھی ہموار کیا ہے۔ موصوفہ باصلاحیت معلمہ ہیں اور طالبات کی تربیت کے لیے اعلیٰ مہارت بھی رکھتی ہیں۔ آپ کی اور دیگر معلمات کی محنت سے اس سال بھی جامعہ سے ۸ رہنمات کو ردائے فضیلت سے نوازا گیا ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ان کی عمر، صلاحیت اور علم و عمل میں خوب برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

محمد حسین صدیقی ابوالحسنی

سربراہ سنی جمعیۃ العلماء درہنگہ و بانی و سربراہ اعلیٰ جامعہ فاطمہ الزہراء

دونار چوک، درہنگہ (بہار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ جمیل

مؤرخ اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر عاصم اعظمی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ شمس العلوم گھوسی

احادیث نبوی شریعت اسلامی کا دوسرا معتبر ماخذ ہے، عہد رسالت میں صحابہ کرام نے حدیثوں کو یاد کیا اور انہیں صحیفوں میں جمع فرمایا، تابعین اور تبع تابعین کے عہد میں کتابت حدیث کا یہ مقدس شغل بہت عام ہو گیا، حضرت امام مالک نے مؤطا امام مالک لکھ کر تدوین حدیث کے عمل کو منظم طریقہ عطا کیا۔ اس کے بعد محدثین نے مختلف عنوانوں کے ساتھ حدیثیں اپنی کتابوں میں جمع کیں، اس طرح تدوین حدیث کا سہرا دوسری صدی ہجری کو جاتا ہے۔ جس میں صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث کی تدوین کی گئی، اس کے بعد ان کتابوں سے حدیثیں اخذ کر کے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھی جانے لگیں، انہیں میں اربعین چہل حدیث کی تالیف و ترتیب کا مقدس عمل شروع ہوا، جس کی تدوین میں مختلف انداز اختیار کیے گئے۔

عہد اسلامی کے برصغیر ہند میں جب علوم اسلامی کی اشاعت شروع ہوئی تو کتب حدیث کے ترجمے، تحشیے اور شروع کا کام شروع ہوا، ساتھ ہی حدیث نبوی کے مجموعے مرتب کیے گئے۔ انہیں میں اربعین ت کی پاکیزہ روایت کو بھی آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی، اور آج تک وہ چہل حدیث مرتب کر رہے ہیں یا سابق محدثین کی مرتبہ چہل حدیث کا ترجمہ اور شرح لکھ رہے ہیں۔ عہد اسلامی میں جن اہم بزرگوں نے اپنی اربعین مرتب کی ان کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں، ہاں بعض اربعین ت کا جمالی ذکر یقیناً مفید ہوگا۔

● حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اربعین مرتب کی جس میں ہر حدیث کے بعد صحابہ، تابعین اور متقدمین مشائخ کے آثار بھی ذکر کیے۔

● شیخ خواجگی حسینی نے مام صغنی کی کتاب مشارق الانوار سے چالیس حدیثیں اخذ کیں۔

● شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر نے دو اربعین مرتب کیں، حدیثوں کے ترجمے اور دونوں پر حواشی بھی لکھے ہیں۔

● حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے چہل حدیث مرتب کی جس میں چالیس حدیثیں ہیں جو سند صحیح کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہیں۔

● شاہ محمد اسحاق دہلوی نے حج و عمرہ کے مسائل سے متعلق چالیس حدیثیں مرتب کی ہیں۔

● سید علی نبیر حسینی امہ آبادی نے خلفائے راشدین کے فضائل و مناقب میں چالیس حدیثیں جمع کیں۔

● شیخ صبنۃ اللہ شافعی مدراسی نے اپنی اربعین میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات والی حدیثیں رقم کی ہیں۔

● شیخ ادریس بگرامی نے اپنے مجموعہ چہل حدیث میں مام اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثیں نقل کی ہیں۔

● اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے شفاعت سے متعلق چالیس حدیثوں پر مشتمل اربعین نقل فرمائی۔

ان کے علاوہ سیکڑوں اربعینات ہندوستان میں مرتب کی گئیں۔

انہیں علامہ محدثین کی سنت پر عمل کرتے ہوئے عزیزہ عامہ شہباز انجم قادری سہما

نے یہ اربعین مرتب کی ہے جس میں انہوں نے عورتوں کے بارے میں شرعی احکام و مسائل سے متعلق چالیس حدیثیں جمع کی ہیں، حدیثوں کے ترجمے اور مختصر تشریحات بھی قارئین کے استفادے کے لیے تحریر کر دی ہیں۔ ایک معلمہ خاتون کا اسلامی خواتین کی خاطر یہ مجموعہ یقیناً لائق تحسین و آفرین ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مطالعہ کرنے والی خواتین کو ان احادیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اربعین کی مرتبہ کے علم و فضل اور عمر میں برکت عطا فرمائے نیز انہیں مفید دینی کتابیں لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محمد عاصم اعظمی غفرلہ

۳۱ اگست ۲۰۲۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمات تبریک

تحقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی نظام الدین دام ظلہ
شیخ الحدیث، صدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا وَ مُسَلِّمًا

عزیزہ شہیناں انجم سلمہا صدر معلمات جامعہ فطیہ ازہرا، دونار چوک، دربھنگہ
کی پیش نظر کتاب مختلف مقامات سے پڑھی، یہ چالیس احادیث نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
مجموعہ ہے، جسے اردو ترجمہ اور مختصر تشریح اور کچھ فقہی مسائل سے مزین کیا گیا ہے، اس کتاب
کے مطالعہ سے عورتوں کو ان شاء اللہ تعالیٰ نصیحت حاصل ہوگی ورنہ حدیث تو خود ایک کاراہم
ہے۔

ہماری دعا ہے کہ ان کی یہ تالیف مقبول ہو اور اللہ عز و جل ان کے اخلاص و حسن
نیت پر اجر و ثواب عطا فرمائے آمین۔

محمد نظام الدین الرضوی

شیخ الحدیث و صدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

شب ۷ رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ، ۹ اپریل ۲۰۲۲ء

کلمات تحسین

شہزادہ ابو احتقانی حضرت علامہ تحسین رضا مصباحی
سربراہ اعلیٰ جامعہ فاطمہ الزہراء، دونارچوک، دربھنگہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
اما بعد! سرکارِ عیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ عالی شان ہے۔ ”وبغوا عنی ولو آتیت“ میری
جانب سے لوگوں کو پہنچا دو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

عہد فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک کے افادات میں سے یہ بھی ہے کہ چھوٹی بڑی
جو بھی دینی بات آپ کے علم میں ہو اسے دوسروں تک پہنچائیں تاکہ تبلیغ دین بھی ہو اور نورِ علم
بھی زیادہ سے زیادہ پھیل سکے، اور آپ اس حدیث کے مصداق بھی ہو جائیں جس میں اللہ
کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”نضر الله امرأ سبّح منّا حدیثاً فبلغه کما
سمعه“ اللہ عزوجل اس شخص کو خوش حال رکھے جس نے میری کوئی حدیث سنی پھر اسے
لوگوں تک اسی طرح پہنچا دیا جس طرح سنا تھا۔

ماضی میں ہمارے اسلاف کرام و بزرگان دین نے مختلف عناوین پر اربعین لکھ کر
اس سعادت کو حاصل کیا جس میں سرکارِ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امت مسلمہ کو یہ خوش خبری عطا
فرمائی۔ سرکارِ عیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ عالی شان ہے۔ ”من حفظ علی امتی اربعین
حدیثاً من امر دینہم بعثہ اللہ یوم القیامۃ فقیہاً عالماً“

اسی حدیث کے پیش نظر ماضی قریب و بعید میں ہمارے اسلاف و بزرگان دین

نے اربعین لکھنے کا اہتمام کیا جن کی فہرست طویل ہے۔

محترمہ علامہ فاضلہ شبستری انجم قادری صاحبہ، صدر معلمات جامعہ فاطمہ الزہراء، جو ماشاء اللہ ذی استعداد باصلاحیت اور ماہر تدریس ہیں، ان کو بھی اللہ عزوجل نے بطفیل نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سعادت بخشی کہ انہیں اربعین لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور عوام اس کے لیے مفید بنائے۔ وقت کے تقاضے کے پیش نظر خواتین اسلام کے متعلق انہوں نے جن چالیس احادیث کو جمع کیا ہے یقیناً وہ ہر خواتین کے لیے انتہائی ضروری ہے، مصنفہ کتاب کی یہ دوسری کاوش ہے جو میری نظر سے گزری، ان کے جذبے کو دیکھ کر یہ یقین ہوتا ہے کہ اسی پر بس نہیں ہوگا اس کا سلسلہ بھی دراز ہوگا۔

اللہ عزوجل موصوفہ کے علمی کاموں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر دارین کی سعادتوں سے مال فرمائے اور روز حشر اپنے محبوب کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد تحسین رضا مصباحی

شوہر کی فرماں برداری

حَدَّثَنَا شَرِيحُ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ
خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاحْتَصَنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا
فَتَدْخُلُ مِنْ أَيْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت جب پانچ نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی عزت کی حفاظت کرے، اور اپنے خود تک فرماں برداری کرے تو وہ جنت کے دروازوں میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

ایک نیک عورت جو اپنے فرائض بخوبی سرانجام دیتی ہے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہے اپنے رب کے نزدیک بہت بڑا مقام رکھتی ہے، اللہ رب العزت اس سے راضی ہوتا ہے، اور قیامت کے دن اسے یہ اختیار دیا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

۱ (مشکوٰۃ للصباح: کتاب النکاح، باب عشرة النساء، ص ۲۸۱، مجلس بروکت)

عورت کے لیے جنت کی خوش خبری

حدیث نمبر ۲

عَنْ أُمِّ سُبَيْحَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتْ الْجَنَّةَ ۚ

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو عورت مر جائے اس حال میں کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔“

اچھی بیوی وہ ہوتی ہے جو شوہر کی فرماں بردار ہو اور اپنے شوہر کا ہر جائز کھانے، شوہر کا حکم ماننا ان نیک اعمال میں سے ہے جن کی بنا پر عورت کو جنت مل سکتی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث میں وارد ہے۔

شوہر کی عظمت

حدیث نمبر ۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ كُنْتُ أَمِيرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ امْرَأَةً أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۚ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر میں کسی بندے کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے

۱ (جامع الترمذی۔ باب الرضا، باب حق الزوج علی المرأة، ج ۱، ص ۱۳۸، مجلس برکت)

۲ (جامع الترمذی، باب الرضا، باب حق الزوج علی المرأة، ج ۱، ص ۱۳۸)

شوہر کو سجدہ کرے۔“

اس حدیث شریف سے دو باتیں معلوم ہوئیں، ایک تو یہ کہ خد کے علاوہ کسی کے لئے سجدہ کرنا جائز نہیں اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ شوہر کا درجہ اتنا زیادہ بلند ہے کہ مخلوق میں اگر کسی کے لئے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اس حدیث پاک سے شوہر کے مقام و مرتبہ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس عورت کا انتقال ہو جائے اس حال میں کہ اس کا شوہر ناراض ہو تو وہ عورت جہنمی ہے۔

لہذا ہماری ماں بہنوں کو اس پر توجہ کرنی چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی بات پہ شوہر کو ناراض نہ کرے، کیوں کہ جن کے شوہر ناراض ہوں اللہ کے فرشتے ان پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ لہذا عورتوں پہ لازم ہے کہ ہر حال میں اپنے شوہر کی رضا کا خیال رکھیں اور بدوجہ شوہر کو ناراض کر کے لعنت کی مستحق نہ بنیں۔

اپنے شوہر کو تکلیف نہ پہنچائیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا أَلَا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ: لَا تُؤْذِيهِ قَاتِلُكَ اللَّهُ، فَإِنَّهَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ إِلَيْنَا ۚ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی خورین میں سے ہونے والی بیوی کہتی ہے تو اسے تکلیف نہ پہنچا۔ اللہ تجھے ہلاک کرے، کیوں کہ یہ تیرے پاس چند دن کے مہمان ہیں غنقریب وہ تمہیں چھوڑ کر میرے پاس آنے والے ہیں۔

۱ (مسلم ص ۳۹۳، ابواب النکاح، باب فی الدواہ بودی و وجہ، ص ۳۹۳، دار اس کثر)

شریعت میں مردوں کو بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے کہ وہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کریں، ہر طرح سے ان کے آسائش اور آرام کا خیال رکھیں وہیں عورتوں کو بھی یہ حکم ہے کہ اپنے شوہروں کو بے جا تکلیف نہ پہنچائیں، نہیں کسی طرح کی ایذا دیں۔ بلکہ ان کو ایذا دینا جنتی حوروں کی لعنت کا مستحق بننا ہے۔

جنت کی خوشبو حرام ہے

عَنْ ثَوْبَانَ. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ أَيْمَنُ امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَّامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ ۚ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت بغیر کسی وجہ شرعی کے اپنے شوہر سے طلاق مانگے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ اسلام نے مرد و عورت کے لیے زندگی گزارنے کے اصول مرتب کیے، نکاح و طلاق کے قوانین بنائے، اگر حالات ناگزیر ہوں تو ایسی صورت میں مرد کو طلاق کا اختیار دیا، وہیں عورتوں کو بھی خلع کا حق دیا مگر جو عورت بلا کسی شرعی وجہ کے یونہی طلاق کا مطالبہ کرے، ایسی عورت کے متعلق شریعت نے سخت وعیدیں بیان فرمائی حتیٰ کہ ایسی عورتوں کو جنت کی خوشبو سے بھی محروم فرمایا۔

۱۔ (مشکوۃ المصابیح: کتاب النکاح، باب الخلع والطلاق، ص ۲۸۴)

قیامت کے دن سخت عذاب

حدیث نمبر ۶

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ. قَالَ: كَانَ يُقَالُ:
أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا ابْنُ ابْنَانِ امْرَأَةٍ عَصَتْ زَوْجَهَا وَامَامُ قَوْمٍ
وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ قَالَ جَرِيرٌ قَالَ: مَنْصُورٌ. فَسَأَلْنَا عَنْ
الْإِمَامِ فَقِيلَ لَنَا: إِنَّمَا عَنَى بِهَذَا الْاِمِيَّةُ الظُّلْمَةُ فَأَمَّا مَنْ
أَقَامَ السُّنَّةَ فَلَنَّمَا الْإِثْمُ عَلَى مَنْ كَرِهَهُ ۚ

حضرت عمرو بن حارث بن مصطلق رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ: کہا جاتا تھا کہ قیامت کے روز سب سے سخت عذاب دو طرح کے لوگوں کو ہوگا: ایک اس عورت کو جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرے، دوسرے اس امام کو جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں۔ منصور کہتے ہیں کہ ہم نے امام کے معاملے میں پوچھا تو ہمیں بتایا گیا کہ اس سے مراد ظالم امیر ہیں، لیکن جو امام سنت قائم کرے تو گناہ اس پر ہوگا جو اسے ناپسند کرے۔

شوہر اور بیوی کے مابین الفت و محبت کا رشتہ ہے۔ ایک بیوی اپنے شوہر کے لیے راحت و آرام، سکون وطمینان کا ذریعہ ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا“ (ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی بنائی تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔

۱۔ (جامع ترمذی: باب الصلوۃ، باب ما جاء من من قوم وهم لہ کارہون، ج ۱، ص ۴۷)

۲۔ (الاعراف: ۱۸۹)

بیوی اپنے شوہر کی اطاعت گزار، باعث فرحت و انبساط اور اس کی موجودگی وغیرہ موجودگی میں اس کی خیر خواہ اور امین ہوتی ہے۔ اس لیے بیوی کو چاہیے کہ ہر جائز طریقہ سے شوہر کی اطاعت و فرماں برداری کر کے اس کو راضی اور خوش رکھنے کی کوشش کرے اور ہرگز ہرگز اس کی ناراضگی کا سامان نہ بنے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جہنم کو دیکھا تو آج جیسا منظر بھی نہیں دیکھا، اور میں نے اس (جہنم) میں عورتوں کو مردوں کی بہ نسبت زیادہ پایا۔ لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیوں؟ تو آپ ﷺ نے بتایا کہ ان کے کفر کی وجہ سے۔ کہا گیا کہ کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ خداوند کی نافرمانی کرتی ہیں اور احسان فراموشی کرتی ہیں، اگر آپ ان میں سے کسی کے ساتھ زمانہ بھر احسان کریں، پھر وہ آپ میں کوئی ناگوار بات دیکھ لیں تو کہتی ہیں میں نے تجھ میں کبھی خیر نہیں دیکھی۔

عورتوں کو شوہر کے خداف بھڑکانا

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لیس مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ ۖ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو کسی شخص کی بیوی کو یا کسی شخص کے غلام کو اس کے شوہر یا آقا کے خداف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”خاوند بیوی میں فساد ڈالنے کی بہت صورتیں ہیں، عورت سے خاوند کی برائیاں بیان

۱ (صحیح البخاری: کتاب الایمان، باب کفران العشر، ج ۱، ص ۹، مجلس برکت)

۲ (سنن ابی داؤد، کتاب انطلاق، باب من حب امراة علی زوجها، ص ۵۵۱، دار ابن کثیر)

کر کے دوسرے مردوں کی خوبیاں ظاہر کرے کیونکہ عورت کا دل پکی شیشی کی طرح کمزور ہوتا ہے یا ان میں اختلاف ڈالنے کے لیے جادو و تنوید گنڈے کرنا سب حرام ہے۔^۱

میں بیوی کو چاہیے کہ کسی کی باتوں میں نہ آئیں، گھر کا کوئی فرد ہو یا باہر کا، جب بھی بیوی کے سامنے شوہر کی برائیاں یا شوہر کے سامنے بیوی کی برائیاں سرے، انہیں چاہیے کہ اسے حکمت عملی سے روک دیں کیونکہ جس طرح غیبت کرنا گناہ ہے اسی طرح سنا بھی گناہ ہے۔ اسی طرح لگائی بھائی کرنے والوں اور چغل خوروں سے بھی بچیں کہ یہ محبتوں کے دشمن ہیں، ایسوں کو ہر گز اپنا ہمدرد نہ چنیں اور جس کے بارے میں آپ کو منفی بات پہنچ چکی گئی اس پر بلا ثبوت شرعی یقین نہ کریں اور اس کے بارے میں اپنے دل میں میل نہ کریں۔

شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے

۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَصُومُ النِّسَاءُ
وَبِعِهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں ماہ رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ بغیر اس کی اجازت کے نہ رکھے۔

عورت بغیر شوہر کی اجازت کے نفل، منت اور قسم کے روزہ نہ رکھے، اور اگر اس کی اجازت کے بغیر رکھ لی تو شوہر اس روزہ کو توڑوا سکتا ہے مگر توڑ دے گی تو قضا واجب ہے اور اس کی قضا میں بھی شوہر کی اجازت درکار ہے مگر رمضان کا روزہ یا قضائے رمضان کے روزہ

۱ (امروا للبحر، کتاب النکاح، باب عشر النساء، ج ۵، ص ۱۱۲، معیمی کتب خانہ، گجرات)

۲ (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب صوم المرأة ما دبر زوجها، ج ۲، ص ۵۸۲)

کے لیے شوہر کی اجازت کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ اس کی ممانعت پر بھی رکھے کہ یہ اللہ کا فرض اور قرض ہے۔ ۱

شوہر کے مال سے صدقہ کرنا

حدیث نمبر ۹

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَنْفَقْتَ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامٍ بَيْنَتِهَا عَيْدٌ مُفْسِدَةٌ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا ۚ

ام امومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا گھر میں جو کھانے کی چیز ہے اگر عورت اچھی نیت سے اس میں سے کچھ جائز مصرف میں دے دے مگر ضائع کرنے کے طور پر نہیں، تو اسے دینے کا ثواب ملے گا، شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا اور خازن کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور کسی کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

یعنی اس صورت میں جہاں ایسی عادت جاری ہو کہ عورتیں دیا کرتی ہوں اور شوہر منع نہ کرتے ہوں اور اسی حد تک جو عادت کے موافق ہے مثلاً روٹی دو روٹی جیسا کہ ہندوستان میں عموماً رواج ہے۔ اور اگر شوہر منع کر دیا ہو یا وہاں کی ایسی عادت نہ ہو تو بغیر اجازت عورت کو دینا جائز نہیں۔

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نیک کام میں شریک شخص اجر میں بھی شریک رہے گا۔ شرکت سے مراد یہ ہے کہ جس طرح ایک کو اجر ملے گا

۱ (بازار شریعت: ج ۱، ص ۱۰۰۸، مکتبۃ المدینہ)

۲ (صحیح البخاری: کتاب الزکوٰۃ، باب من امر بخادمہ، ج ۱، ص ۱۹۲)

اسی طرح دوسرا بھی اجر کا مستحق ہوگا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک کی وجہ سے دوسرے کے اجر میں کمی آجائے گی، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ دونوں ثواب میں شریک ہوں گے، اس کو بھی ثواب ملے گا اور اس کو بھی۔ خواہ کسی کو کم ثواب ملے کسی کو زیادہ۔^۱

شوہر کے مال کو بغیر اجازت خرچ کرنا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ: لَا تُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَ اللَّهُ مِنْ بَيْتِ زَوْجَتِكُمْ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِكُمْ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامُ؟ قَالَ: ذَلِكَ أَفْضَلُ مِمَّا رَزَقَ اللَّهُ.

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا کہ عورت شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کچھ خرچ نہ کرے عرض کیا گیا کھانا بھی نہیں؟ فرمایا یہ ہمارے افضل ترین مالوں میں سے ہے۔

شرح مسلم علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شوہر کے مال میں سے خرچ کرنے کے لیے بیوی کو اس سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اگر اجازت نہ ہو تو نہ صرف یہ کہ اسے کوئی اجر نہ ملے گا، بلکہ دوسرے کے مال میں بغیر اس کی اجازت کے تصرف کرنے کا گناہ ہوگا۔ اجازت کی دو قسمیں ہیں: ایک صریح اجازت اور دوسری عرف و عادت سے سمجھ میں آنے

۱ (نووی شرح صحیح مسلم: ج ۴، ص ۹۸، ۹۹، دار الکتب المصریہ بیروت)

۲ (جامع الترمذی: ابواب الزکوٰۃ باب ما جاء فی نفقة المرأة من بیت زوجها، ج ۱، ص ۸۵)

والی اجازت۔ مثلاً کسی مانگنے والے کو روٹی کا ٹکڑا یا کوئی اور چیز دے دینا، جس کے دینے کا عموماً چلن ہوتا ہے، اس میں دلائل شوہر کی جانب سے اجازت ہوتی ہے، اس لیے صریح الفاظ میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر کسی جگہ اس کا عرف نہ ہو اور عورت کو شبہ ہو کہ پتہ نہیں شوہر کی رضامندی ہے یا نہیں، یا شوہر لالچی ہو اور صدقہ و انفاق کو پسند نہ کرتا ہو تو عورت کو شوہر کے دل سے صدقہ و خیرات کرنے کے لیے صاف الفاظ میں شوہر سے اجازت لینے کی ضرورت ہوگی“ ۱۔

بیوی اجنبی عورت کا ذکر اپنے شوہر سے نہ کرے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَبَايَشُوا الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ فَتَنْتَعَتْهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ۱

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایسا نہ ہو کہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ رہے پھر اپنے شوہر کے سامنے اس کا حال یوں بیان کرے، گویا یہ اسے دیکھ رہا ہے۔“

اس حدیث پاک میں بیوی کو اپنے شوہر کے سامنے کسی دوسری عورت کے ذکر سے منع کیا گیا ہے۔ یہ حدیث ارتکاب حرام کے ذرائع کے سد باب میں بہت زیادہ واضح ہے، کیونکہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے سامنے دوسری عورت کے حسن و جمال کو بیان کرے گی تو اس میں فتنہ کا خطرہ ہے اور یہ اس عورت کی طلاق کا سبب ہو سکتا ہے پھر گر وہ

۱۔ نووی شرح صحیح مسلم: ج ۳، ص ۹۹/۹۸

۲۔ (صحیح البخاری: کتاب النکاح، باب لا تبايشر المرأة، ج ۲، ص ۷۸۸)

دوسری عورت بے نکاح ہو تو یہ اس سے نکاح کا سبب ہو سکتا ہے، اور اگر وہ دوسری عورت شادی شدہ ہو تو وہ اس کے شوہر سے بغض کا سبب ہوگا اور اگر اس کی بیوی نے دوسری عورت کی بد صورتی بیان کی تو یہ غیبت ہوگی اور غیبت حرام ہے۔

دیور سے پردے کا حکم

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنِّي كُنْتُ
وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمُوَّ قَالَ الْحَمُوُّ الْمَوْتُ ۚ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ ﷺ دیور کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا دیور تو موت ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ سے جیٹھ یا دیور کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب دیا جیٹھ اور دیور موت ہے، لفظ ”حمو“ سے مراد عورت کا قریبی رشتہ دار ہے جو شوہر کی طرف سے ہو اور وہ دیور اور جیٹھ ہے، شرعی نقطہ نظر سے جیٹھ اور دیور کو بھی اجازت نہیں کہ وہ اپنی بھینجی کے ساتھ تنہائی میں ملاقات کریں کیوں کہ ان میں بے تکلفی ہوتی ہے جو جہد ہی فتنہ کا سبب بن سکتی ہے، اور عورت کی طرف سے شوہر کے جو قریبی رشتہ دار ہیں انہیں ختن کہا جاتا ہے جس کی حجۃ اختان ہے، اس سے مراد سارے ورسالیات ہیں جس طرح دیور اور جیٹھ کا

۱ (شرح منیٰ طال: ج ۷، ص ۲۹۷، مترجم)

۲ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب نکاح، باب الطرائق المحفوظہ، ص ۲۱۸)

بھابھی سے من فتنہ قرار دیا گیا ہے بالکل اسی طرح مرد کا اپنی سالیوں سے تنہائی میں من فتنہ سے خالی نہیں، اس لیے کہ ان میں بھی بے تکلفی سبب فتنہ ہے۔ ۱

اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ دیور کو قریبی رشتہ دار سمجھ کر بے تکلفی و رضوت (تہائی) کی بیٹھک اور پردہ کے معاملہ میں لاپرواہی وغیرہ سے بچنا چاہیے، کیوں کہ دیور اور بھابھی کی زیادہ بے تکلفی اور خلوت کی ملاقاتوں اور مجلسوں سے بڑے بڑے مفاسد پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ روزمرہ کا مشاہدہ بھی ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”جیٹھ، دیور، بہنوئی، بھپ، خالو، چچا زاد، ماموں زاد، بھئی زاد، خاندہ زاد بھئی یہ سب لوگ عورت کے لیے محض اجنبی (غیر مرد) ہیں بلکہ ان کا ضرر (نقصان) بڑے (مطلقاً) بیگانے (پرائے) شخص کے ضرر سے زائد ہے کہ محض غیر (یعنی بالکل ناواقف) آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا اور یہ (یعنی بیان کردہ رشتے دار) آپس کے میل جول اور جان پہچان کے باعث خوف نہیں رکھتے، عورت زراے اجنبی (مطلقاً ناواقف) شخص سے دفعۃً (فوراً) میل نہیں کھا سکتی (بے تکلف نہیں ہو سکتی) اور ان (مذکورہ رشتہ داروں) سے لڑائی جھگڑا ہوتا ہے (یعنی جھگڑا اُڑی ہوئی ہوتی ہے)۔ لہذا جب رسول اللہ ﷺ نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو منع فرمایا تو ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! جیٹھ دیور کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا: ”جیٹھ، دیور تو موت ہیں۔“ ۲

منقول ہے: ”جو شخص شہوت سے کسی اجنبیہ کے کُسن و جمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈال جائے گا۔“ ۳

۱ (شرح نرملی: ارعلامہ یسین قصوری نقشبندی)

۲ (فتاویٰ رضویہ: ج ۲۲، ص ۲۱۶، مترجم، درصاف و نذیشن، لاہور)

۳ (الہدایۃ: ج ۲، ص ۳۴۲، مجلس برکات)

یقیناً ”بھابھی“ بھی اجنبیہ ہی ہے، جو دیور اور جیٹھ اپنی بھابھی کو قصدِ اِشہوت کے ساتھ دیکھتے رہے ہوں، بے تکلف بنے رہے ہوں، مذاقِ مسخری کرتے رہے ہوں، وہ اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈر کر فوراً سے پیشتر سچی توبہ کر لیں۔ بھابھی اُردو کو چھوٹا بھائی اور جیٹھ کو بڑا بھائی کہہ دے اس سے بے پردگی اور بے تکلفی جائز نہیں ہو جاتی بلکہ یہ انداز گفتگو بھی فاصلہ دُور کر کے قریب لاتا ہے اور دیور و بھابھی بد نگاہی، بے تکلفی، ہنسی مذاق وغیرہ گنہ ہوں کے دلدل میں مزید دھنتے چپے جاتے ہیں۔ حالانکہ جیٹھ، دیور اور بھابھی کا آپس میں گفتگو کرنا بھی مسلسل خطرے کی گھنٹی بجاتا رہتا ہے!

دیور، جیٹھ اور بھابھی وغیرہ خبردار رہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا،
 ”الْعَيْنَانِ تَوْنِيَانِ“، یعنی آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ ۱

بہر حال اگر ایک گھر میں رہتے ہوئے عورت کے لیے قریبی نا محرم رشتہ داروں سے پردہ دشوار ہو تو چہرہ کھولنے کی تو اجازت ہے، مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں، یا ایسے چست نہ ہوں کہ بدن کے اعضا، جسم کی ہیئت (صورت و گولائی) اور سینے کا ابھار وغیرہ ظاہر ہو۔

۱ (مسند الامام احمد بن حنبل: ج ۳، ص ۳۰۵، الحدیث ۸۸۵۲)

اجنبی عورتوں کے پاس نہ جاؤ

حدیث نمبر ۱۳

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَلْجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمْرِ قُلْنَا: وَمِنْكَ قَالَ: وَمِنِّْي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ. فَاسْتَمَعَ ۞

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جن عورتوں کے شوہر موجود نہ ہوں ان کے پاس تنہائی میں مت جاؤ کیوں کہ شیطان تمہاری گلوں میں گردش کرتا ہے ہم نے عرض کیا آپ کے بھی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی ورنہ مسمون ہو گیا ہے۔

جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے خواہ دونوں کیسے ہی پاکیزہ ہوں اور کسی مقصد کے لیے جمع ہوں شیطان دونوں کو برائی پر ضرور ابھارتا ہے ورنہ دونوں کے درمیان ضرور پہچان پیدا کرتا ہے، خطرہ ہے کہ زنا واقعہ کرادے۔ اس لیے ایسی خلوت سے بہت ہی احتیاط چاہیے، گناہ کے اسباب سے بھی بچنا چاہیے، بخار روکنے کے لیے نزلہ و زکام روکو۔ ۞

لفظ ”مغیبات“ مغیبتہ کی جمع ہے اس کا معنی ہے غیب کرنے والی، پوشیدہ کرنے والی۔ اس لفظ کا اطلاق ہر اس عورت پر بھی ہوتا ہے جس کا شوہر طویل سفر پر ہو یا دوسرے ملک میں کاروباری نقطہ نظر سے مقیم ہو یا وفات پا چکا ہو، ایسی عورت کے پاس تنہائی میں جانا

۱۔ (جامع الترمذی، باب ۱۰ ص ۱۳۹) باب ۱۰ ص ۱۳۹

۲۔ (مرآۃ المناجیح، کتاب النکاح، باب النظر الی المحظونۃ، ج ۵ ص ۲۱)

فتنہ سے خلی نہیں کیوں کہ جب مرد و عورت تنہا ہوں گے تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے اس طرح ان کی تنہائی کسی وقت بھی فتنہ کا سبب بن سکتی ہے، اس لیے امام الانبیاء علیہ السلام نے مردوں کو تنہائی میں اجنبی عورت کے پاس جانے سے منع فرمادیا۔

عورتیں خوشبو لگا کر ہرگز باہر نہ نکلیں

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةٌ ۝

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بری نظر والی آنکھیں زانیہ ہیں، اور جب کوئی عورت خوشبو لگا کر مجلس سے گزرتی ہے تو وہ بھی ایسی ہی ہے یعنی زانیہ ہے۔

عورتوں کو گھروں میں جہاں فقط ان کے محارم رہتے ہوں وہاں ہر طرح کی خوشبو استعمال کرنا جائز ہے مگر یہ حیا لازم ہے کہ دیور، جیٹھ و دیگر غیر محرم تک خوشبو نہ پہنچے۔ اور اگر خوشبو لگا کر باہر جائے تاکہ غیر بوگوں کی توجہ کا باعث بنے یہ سخت گناہ اور حرام ہے، ایسا ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک عورت گزر رہی تھی جس کی خوشبو آپ کو محسوس ہوئی تو آپ نے اس کو مارنے کے لیے درہ اٹھایا اور فرمایا کہ تم ایسی خوشبو لگا کر نکلتی ہو جس کی خوشبو مردوں کو محسوس ہوتی ہے۔

لے (جامع ترمذی۔ ابواب لاسیدہ باب ما جاء فی کراهیۃ خروج المرأة معطره ج ۲، ص ۱۲)

قیامت کے دن کی تاریکی

حدیث نمبر ۱۵

عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزَّيْنَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا۔

حضرت ميمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی خادمہ تھیں۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے شوہر کے علاوہ غیروں کے سامنے بناؤ سنگار کر کے اتر کر چلنے والی عورت کی مثال قیامت کے دن کی تاریکی کی طرح ہے، اس کے پاس کوئی نور نہیں ہوگا۔ عورتوں کا بناؤ سنگھار کرنا یقیناً جائز ہے مگر یہ بناؤ سنگھار انہیں اپنے شوہروں کے لیے کرنا ہے تاکہ شوہر اسے دیکھ دیکھ کر خوش ہو اور اس کی جانب مائل ہو۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت کا اپنے شوہر کے لیے گہنا پہننا، بناؤ سنگھار کرنا باعث اجر عظیم اور اس کے حق میں نماز نفل سے افضل ہے۔ ۱

حدیث مذکور میں خصوصاً ان عورتوں کے لیے سبقت ہے جو بناؤ سنگار کر کے مارکیٹ، ہونوں، پارکوں کی زینت بنتی ہیں اور لعنت خداوندی کی مستحق ہو کر قیامت کے دن کی تاریکی مول لیتی ہیں۔ اللہ عز و جل ایسی خواتین کو عقل سلیم عطا کرے اور صراطِ مستقیم پر چلا کرے۔

۱۔ (جامع الرمادی، انوار البرصاح، باب ما جاء فی کرہ من حرج النساء فی التزیینۃ، ص ۱۳۹)

۲۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۱۲۶)

عورت تنہا یا اجنبی مرد کے ساتھ سفر نہ کرے

حدیث نمبر ۱۲

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. قَالَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَافِقُ بِالنَّهْرِ وَاللَّيْلِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ابْنُهَا وَذُو مَحَرٍّ مِنْهَا ۚ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی ایسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زائد کا سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کا باپ یا اس کا بھائی یا اس کا شوہر یا اس کا بیٹا یا اس کا کوئی محرم نہ ہو۔

عورت کو بقدر مسافت سفر یا اس سے زائد مسافت میں خاوند یا محرم کے بغیر سفر کرنا حرام ہے حتیٰ کہ سفر حج میں بھی عورت کے لیے اس کے خاوند یا کسی محرم کا ساتھ ہونا واجب ادا کے لیے شرط ہے یعنی عورت پر حج کرنا اس وقت فرض ہوتا ہے جب کہ اس کے ساتھ خاوند یا محرم ہو۔

صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: ”عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ پہ جانا جائز ہے، بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا معتوہ کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہمارے ہی میں نابالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ محرم کے لیے ضروری ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مومن نہ ہو۔“

۱۔ (صحیح مسلم: کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الی حج، ج ۱، ص ۴۳۳)

۲۔ (بہار شریعت: ج ۱، ص ۷۵۲)

محرم سے مرد و شوہر کے علاوہ عورت کے وہ قریبی رشتہ دار ہیں جن سے اس کا کبھی نکاح نہیں ہو سکتا، جیسے باپ، بیٹا، بھائی، بھتیجہ اور بھینجی۔ (معتوہ: جو شخص کم سمجھ ہو، تدبیر ٹھیک نہ ہو کبھی عاقبوں سی باتیں کرے کبھی مدہوشوں کی سی اگر جنوں کی حد تک نہ پہنچی ہو، لوگوں کو بے سبب رتا گا لیں نہ دیتا ہو وہ معتوہ کہلاتا ہے شرعاً اس کا حکم سمجھدار بچے کے مثل ہے۔)

قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ
وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّجُجَ ۚ

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر مسجد بنالینے والوں پر اور چراغ جلائے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی عدیہ الرحمہ سے کسی نے پوچھا کہ مزارات پر عورتوں کا جانا جائز ہے یا ناجائز؟ تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا، یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پہ جانا جائز نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی طرف سے، جس وقت گھر سے نکلنے کا ارادہ کرتی ہے، لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک گھر واپس آتی ہے ملکہ لعنت کرتے رہتے ہیں سوائے روضہ رسول ﷺ کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ ۲ حدیث پاک کی تشریح کرتے ہوئے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ قبر پر اس

۱ (مشکوۃ المصابیح: کتاب الصلوۃ باب المساجد و مواضع الصلوۃ ص ۷۱)

۲ (فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۵۸)

طرح مسجد بنانا کہ تعویذ فرش مسجد میں آجائے کہ لوگ اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھیں یا اس طرح کہ قبر نمازی کے سامنے رہے حرام ہے کہ پہلی صورت میں قبر مومن کی توہین ہے اور دوسری صورت میں قبر کی طرف سجدہ، نیز قبر کی تعویذ پر چراغ جلانا سخت منع ہے کہ اس میں آگ ہے، قبر مومن کو آگ سے بچایا جائے، نیز فضول خرچی ہے، اور اگر چراغ جلانے والے کی یہ نیت ہے کہ اسے قبر میں روشنی ہوگی تو بدعت قیدگی ہے، لیکن بزرگوں کے مزار کے پاس چراغ جلانا تاکہ زیارت کرنے والے کو آسانی ہو اور اس کی روشنی میں قرآن خوانی ہو تو یہ جائز بلکہ کارِ ثواب ہے۔ نیز بزرگوں کے قبر کے پاس مسجد بنانا سنت نبیاء علیہم السلام، سنت صحابہ رضی اللہ عنہم ہے اور قرآن کریم سے ثابت ہے۔ ۱۔

غیر محارم سے پردہ کرنا فرض ہے

حدیث نمبر ۱۸

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَيِّمُونَةٌ قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: احْتَجَبَا مِنْهُ فَقُتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفَعَبِيَا وَإِنْ أُنْشَا أَسْتَشْمَا تُبْصِرَانِي ۚ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھیں اسی دوران عبد اللہ بن ام

۱۔ (مرآۃ الحج - کتاب مصلو، باب مسجد و مواضع الصلو، ج ۱، ص ۳۴۴)

۲۔ (جامع ترمذی، ابواب الاسید، باب ما فی احتجاب النساء من الرجال، ج ۲، ص ۱۰۱)

مکتوم رضی اللہ عنہ با رگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، چونکہ اس وقت پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ تو ناپائنا ہیں، نہ تو ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی پہچان سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں تو ناپائنا نہیں ہو، تم دونوں تو انہیں دیکھ سکتی ہو۔

اللہ اکبر! غور کرنے کا مقام ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات کو کس طرح پردے کا حکم دے رہے ہیں۔ حدیث پاک میں نابینا صحابی سے پردہ کرنے کے حکم سے پردہ کی اہمیت سمجھی جاسکتی ہے۔

مسئلہ: عورت کا اجنبی مرد کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے۔ جتنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی باقی اعضا کی طرف نظر کر سکتی ہے بشرطیکہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت پیدا نہیں ہوگی۔ اور اگر شہوت کا معمول شائبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔

مسئلہ: نابغ عورت کو غیر محرم کے سامنے چہرہ کھون یا سر کے کچھ حصہ سے دوپٹہ ہٹا دینا جائز نہیں۔ اسی سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ نئی دلہن کی منہ دکھائی کا جو دستور ہے کہ کنبہ والے اور رشتہ دار لوگ آکر دلہن کا منہ دیکھتے ہیں اور کچھ رقم منہ دکھائی میں دلہن کو دیتے ہیں غیر محرم لوگوں کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں۔ اس سے سخت احتراز لازم ہے۔ ۱

۱ (بہار شریعت: ج ۳، ص ۲۳۳)

۲ (الفتاویٰ مہمدیہ: کتاب الکراہیۃ، کتاب النکاح فیما یحل للرجل، ص ۵، ص ۳۲۹)

دو جہنمی عورت

حدیث نمبر ۱۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُنْفَقَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَالسِّيَاطِ عَارِيَاتٌ مُبِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجْزِيَن رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجِدُ مِنَ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے اپنے زمانے میں نہیں دیکھا بلکہ وہ میرے بعد والے زمانے میں ہوں گی۔ وہ لوگ جن کے پاس گائے کے دم کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ناحق ماریں گے۔ اور وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود تنگی ہوں گی، مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر موٹی اونٹنیوں کے کوبانوں کی طرح ہوں گے، یہ جنت میں جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو بہت دور سے آتی ہوگی۔

سرکارِ مدینہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں دنیا میں کپڑا پہننے والی بہت سی عورتیں آخرت میں تنگی ہوں گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ عورتیں ہوں گی جو ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے ان کے جسم کا کچھ حصہ ڈھکا ہوتا ہے اور کچھ نکلا ہوتا ہے یا ان کا لباس اتنا باریک ہوتا ہے جس سے ان کے جسم کی رنگت صاف نظر آتی ہے یا ان کا لباس جسم پر اتنا فٹ ہوتا

۱۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح و النیۃ، باب النساء نکح النساء، حدیث ۲۰۵)

ہے کہ جس سے ان کی جسمانی ساخت نمایاں ہوتی رہتی ہے تو بظاہر یہ کیڑے پہنے رہتی ہیں مگر درحقیقت وہ نگلی ہوتی ہیں۔

اس حدیث پاک میں عورتوں کے تین کام بیان ہوئے جن کی وجہ سے وہ جہنم میں جائیں گی۔ سہ پہنے کے باوجود نگلی ہوں گی یعنی اپنے بدن کا کچھ حصہ چھپائیں گی اور کچھ حصہ ظاہر کریں گی تاکہ ان کا حسن و جمال ظاہر ہو، یا اتنا بار یک لباس پہنیں گی جس سے ان کا جسم ویسے ہی صاف نظر آئے گا اگرچہ وہ کیڑے پہنے ہوں گی تو وہ پہنے کے باوجود نگلی ہوں گی۔ مائل کرنے والی و مائل ہونے والی ہوں گی یعنی بوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود ان کی طرف مائل ہوں گی یا دوپٹہ اپنے سر سے اور برقعہ اپنے منہ سے ہٹا دیں گی تاکہ ان کے چہرے ظاہر ہوں، یا اپنی باتوں یا گانوں سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود ان کی طرف مائل ہوں گی۔ ان کے سرموئی اونٹنیوں کے گوبانوں کی طرح ہوں گے یعنی وہ عورتیں راہ چلتے وقت شرم سے سر نیچا نہ کریں گی بلکہ بے حیائی سے اونچی گردن، سر اٹھائے، ہر طرف تکتی، بوگوں کو گھورتی چھیں گی جیسے اونٹ کے تمام جسم میں گوبان اونچی ہوتی ہے ایسے ہی ان کے سراونچے رہا کریں گے۔

۱ (معرفة المفاتيح: كتب الحديث، باب ما لا يصلح من خدمات، ج ۷، ص ۷۷، دار نکت العنبر)

باریک لباس کی مذمت

حدیث نمبر ۲۰

عن عائشة أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِیْهَا ثِيَابٌ رَقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْءَ إِذَا بَلَغَتْ الْحَيْضَ لَنْ يَصْلُحَ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَإِذَا أَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ ۚ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اس حالت میں آئیں کہ ان کے بدن پر باریک کپڑے تھے، حضور ﷺ نے یہ دیکھ کر ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اے اسماء عورت جب ایام حیض کو پہنچ جائے (جب وہ بالغ ہو جائے) تو یہ ہرگز درست نہیں ہے کہ اس کے جسم کا کوئی عضو دیکھا جائے علاوہ اس کے اور اس کے یہ بہہ کر آپ ﷺ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت اسماء زوجہ رسول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، وہ حضور کے پاس آئیں اس حال میں کہ ان کی قمیص باریک کپڑے کی تھی جس سے بازو وغیرہ نظر آرہے تھے اور دوپٹہ بھی باریک تھا، جس سے سر کے بال چمک رہے تھے، لہذا حضور ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا۔ یہ واقعہ پردہ فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اگر باریک کپڑے میں سے جسم نظر آ رہا ہو تو وہ ننگے جسم کے حکم میں ہے اس کو پہن کر نماز نہ ہوگی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”عورت اگر ناحرم کے سامنے اس

۱۔ (مشکوٰۃ للنصیب: کتاب الملباس، ص ۳۷۷)

طرح آئے کہ اُس کے بال، گلے اور گردن یا پٹھے یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی حصہ اُس میں سے چپکے، تو یہ بالاجماع حرام اور ایسی وضع و لباس کی عادی عورتیں فسقات ہیں۔ ورنہ کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں یا حسبِ مقدور بندوبست نہ کریں، تو دیوث ہیں۔“ ۱۔

مزید ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ”نہ (لباس) خوب چست بدن سے سے، کہ یہ سب وضع فسق ہے اور سحر عورت کا ایسا چست ہونا کہ عضو کا پورا انداز بتائے، یہ بھی ایک طرح کی بے ستری ہے۔“ ۲۔

اور صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی عظمیٰ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”بعض عورتیں بہت باریک کپڑے پہنتی ہیں مثلاً آب رواں یا جالی یا باریک ململ ہی کا ڈوپٹہ، جس سے سر کے بال یا بالوں کی سیاہی یا گردن یا کان نظر آتے ہیں، اس حالت میں ان کی طرف نظر کرنا حرام اور ایسے موقع پر ان کو اس قسم کے کپڑے پہننا بھی ناجائز۔“ ۳۔

عورتوں کا گھر کے اندر نماز پڑھنا افضل ہے

حدیث نمبر ۲۱

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا
أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مُخَدَّعِهَا
أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا ۴

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سر در کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ (فتاویٰ رضویہ: ج ۶، ص ۱۱۰/۱۰۹) ۲۔ (فتاویٰ رضویہ: ج ۲۲، ۱۶۲/۱۶۳)

۳۔ بہار شریعت: ج ۳، ص ۴۴۸

۴۔ (مشکوٰۃ، تصانیح: کتاب بصلوہ، باب الحی عہ و فصلها، ص ۹۶)

عورت کا گھر کے اندر (یعنی دالان میں) نماز پڑھنا گھن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں نماز پڑھنا کھلے ہوئے مکان میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عورت جتنی پوشیدہ اور باپردہ ہو کر نماز پڑھے اس کے لیے افضل اور بہتر ہے، کیونکہ اس کا سارا درود و ارپڑے کے اوپر ہے، یہی وجہ ہے کہ عورتوں کے بارے میں کہا گیا ہے ”نعم الصبر القبر“ یعنی اچھی سسرال قبر ہے۔ بہر حال اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو نماز پڑھنے کے لئے جس قدر پردہ زیادہ ہو، بہتر ہے۔

حالت حمل میں روزے کا ترک کرنا

حدیث نمبر ۲۲

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمَسَافِرِ
يَعْنِي نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَعَنِ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ ۚ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مسافر سے دوہی نماز اور روزے کی چھوٹ دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی۔ روزے کی چھوٹ دی ہے۔“

”دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ خاتون کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچی کو نقصان پہنچنے یا بیمار ہو جانے کا غالب گمان ہو تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے مگر ان صورتوں میں غالب گمان کی قید ہے محض وہم و گمان کافی نہیں۔ غالب گمان کی تین صورتیں ہیں، پہلی یہ کہ اس کی ظاہری نشانی پائی جاتی ہے، یا اس کا ذاتی تجربہ ہو یا کسی مسلمان طبیب حاذق مستور یعنی غیر فاسق نے اس کی خبر دی ہو، اگر یہ سب صورتیں پائی جاتی ہوں تو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں۔“ ۱ مگر یہ یاد رہے کہ بعد میں ان روزوں کی قضا لازم ہے۔

۱۔ (مس السنائی: کتاب الصیام، باب ذکر وضع الصیام، ص ۵۸۵، مؤسسة الرسالہ، بیروت)

۲۔ (نہار شریعت ج ۱، ص ۱۰۰۳)

عورتوں کو زیور پہننا

جلد نمبر ۲۲

عن علی ابن ابی طالب قال قال رسول اللہ ﷺ یا علی مر
نساءک لا یصلین عطلاً

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی اپنے گھر کی خواتین کو حکم دو کہ زیور کے بغیر نماز نہ پڑھے۔
نیز حدیث پاک میں ہے: ”عائشة کہت ان تصلی المرأة عطلاً ولو ان تعلق فی عنقها خیطاً“ ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کو بغیر زیور نماز پڑھنے کو مکروہ جانتیں اور فرمایا کرتیں کہ اگر کچھ نہ ہو تو گلے میں ایک ڈورا ہی لٹکائے۔
ان سب بیانات سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو سونے چاندی کے زیورات پہن کر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ عورتوں کا بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے، کچھ نہ کچھ زیور ضرور پہن لے تاکہ ظاہر ہو کہ وہ عورت ہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ زیور وہی استعمال کریں، جس کی اجازت شریعت میں موجود ہو۔ تانبہ، پتیل، کانسہ، بواہ یا یہ سب پہننا مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی منع ہے۔ لہذا نماز کی حالت میں بھی ان زیورات کا استعمال ہرگز نہ کریں۔

۱۔ (مہدایۃ لابن اثیر: دلائل العین مع الطاء تحت لفظ عطل، ج ۳، ص ۲۵۷، المکسۃ الاسلامیۃ ریاض)

۲۔ (مجمع بحار: دلائل العین مع الطاء تحت لفظ عطل، ج ۳، ص ۲۲۲، مشکوٰۃ: دلائل العین مع الطاء)

عورتوں کے زیورات پر زکوٰۃ کا حکم

عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ جَدِّهِ. أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ لَهَا اتَّعِطِينَ زَكَاةَ هَذَا؟ قَالَتْ: لَا. قَالَ: أَيْسُرُكَ أَنْ يُسَوِّرَكَ اللَّهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَوَاحِلِينَ مِنْ نَارٍ؟ قَالَ: فَخَلَعْتُهُمَا فَأَلْقَيْتُهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ قَالَتْ: هُمَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ ۚ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ساتھ اس کی ایک بچی تھی، اس بچی کے ہاتھ میں سونے کے دو مونے مونے لٹگن تھے، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ اچھ لگے گا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو کنگن ان کے بدلے میں پہنائے۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس عورت نے دونوں کنگن تار کر انہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے ڈال دیئے اور بولی: یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

عورتیں گہن، زیور، بھاری جوڑے تو بڑے ارمان سے بنواتی ہیں اور شوق سے پہنتی ہیں لیکن جب زکوٰۃ کا نام آتا ہے تو طرح طرح کے حیلے بہانے سے اسے نالسی ہیں

۱۔ (مسند ابی داؤد: کتاب الزکوٰۃ، باب الكنز و زکوٰۃ الخلی، ص ۳۹۷)

کچھ زیادہ غیر مت مند ہوتی ہیں تو وہ کہتی ہیں ہم کہاں سے لائیں، ہم کیا کوئی کرائی کرتے ہیں؟ شوہر ہی دے یا نہ دے۔ حالانکہ عورت اور شوہر کا معاملہ دنیا کے اعتبار سے کتنا ہی ایک ہو مگر اللہ تعالیٰ کے حکم میں وہ جدا جدا ہیں، جب عورت کے پاس زیور ہے اور بقدر انصاف ہے تو عورت پر زکوٰۃ ضرور واجب ہے خواہ کہیں سے اور کسی طرح ادا کریں اگر چہ ادا کرنے کے لیے زیور ہی کیوں نہ بیچنا پڑے۔ ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سونے، چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کے لیے آگ کی تختیوں بنائی جائیں گی، ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی ورنہ اس کی کروٹ، پیشانی اور پیٹھ داغی جائیں گی، جب ٹھنڈے ہونے پر آئے گی پھر ویسی ہی کر دی جائے گی۔ یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔“ ۲

زیور کی نمائش پر جہنم کا عذاب

حُرُوفُ مَنَر ۲۵

عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتٍ لِحَذِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَّا لَكُنَّ فِي الْفِطْصَةِ مَا تَحَدِّثْنَ بِهِ مِمَّا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحْصُ ذَهَبًا تَظْهَرُهُ إِلَّا عَذِبَتْ بِهِ ۲

۱ (سی ہشٹی زیور، ج ۲، ص ۱۷۸)

۲ (صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب ما مع الزکوٰۃ، ج ۱، ص ۳۱۸)

۳ (سی بی دؤد، کتاب جہنم، باب ما جاء فی الذهب للنسائی، ص ۱۰۶۸)

حضرت ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ نے، اپنی بیوی کے حوالے سے حضرت حدیقہ رضی اللہ عنہ کی بہن کا یہ بیان نقل فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! کیا چاندی تمہارے زیور بنانے کے لیے کافی نہیں، خبر در تم میں سے جو بھی عورت سونے کا زیور پہنے گی اور اس کی نمائش کرے گی تو سے اس سونے کے ذریعے عذاب دیا جائے گا۔

اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ جو عورت سونے کا زیور اس لیے پہنتی ہے کہ اس کے ذریعے وہ فخر و تکبر کرے، اور غریب عورتوں کو دکھا کر اس کو دکھ پہنچائے اور اپنی سہیلیوں پر برتری ظاہر کرے، تو اس نمائش اور تکبر کی وجہ سے اسے عذاب دیا جائے گا، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مطلق زیور پہننے پر عذاب دیا جائے گا بلکہ اس کی نمائش کے سبب اسے عذاب دیا جائے گا۔

گھونگر کی آواز سے فرشتے گھر میں نہیں آتے

حدیث نمبر ۲۶۱

عَنْ عَائِشَةَ. قَالَتْ. بَيْنَ مَا هِيَ عِنْدَهَا إِذْ دَخَلَ عَلَيْهَا
بَجَارِيَّةٌ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلٌ يُصَوِّتْنَ. فَقَالَتْ. لَا تَدْخُلْنَهَا عَلَيَّ
إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ ۚ

حضرت عبدالرحمن بن حسان رضی اللہ عنہ کی لونڈی حضرت بنانہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ ام المومنین ؓ شہہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ آپ کی خدمت میں ایک لڑکی

۱ (سنن ابی داؤد: کتاب الخاتم، باب ما جاء في الخلاجل، ص ۱۰۶)

آئی، جس پر جہانجمن تھے جو آواز کر رہے تھے تو آپ نے کہا: اے میرے پاس نہ آنے دو جب تک تم انہیں کاٹ نہ دو، اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں جہانج ہو۔

اس حدیث پاک میں جہانجمن پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے مراد گھونگھرو والے زیور ہیں۔ اس سے پتہ چلا کہ عورتوں کو باجے دار گھونگھرو نہیں پہننے چاہیے۔ ایک اور حدیث میں سرکارِ مدینہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا جن کی عورتیں جہانجمن پہنتی ہو۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بخجے والے زیور کے استعمال کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: ”بخجے والا زیور عورت کے لیے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ، موم، چچا پھوپھی کے بیٹوں جیسے زیور پہنوں کی سامنے نہ آتی ہوں نہ اس کے زیور کی جھلک (یعنی بخجے کی آواز) نامحرم تک پہنچے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”وَلَا يَبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا بِعَوْنِہُنَّ“ ۱۔ دراپنا سنگ رختا ہر نہ کریں مگر اپنے شوہر پر، و فرماتا ہے: وَلَا يَضْرِبْنَ بِالْأَرْجُلِیْنَ لِيُعْلَمَ مَا يَخْفَيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ“ ۲ ترجمہ: زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔

فائدہ: یہ آیت کریمہ جس طرح نامحرم کو گھنے (یعنی زیور) کی آواز پہنچنا منع فرماتی ہے یونہی جب آواز نہ پہنچے (تو) اس کا پہننا عورتوں کے لیے جائز بتاتی ہے کہ دھمک کر پاؤں رکھنے کو منع فرمایا نہ کہ پہننے کو۔ ۳

۱ (النور: ۳۱)

۲ (النور: ۳۱)

۳ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۱۲۷/۱۲۸)

مردوں جیسی چال چلن والی عورت پر لعنت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ ۚ

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں جیسی چال چلن اختیار کریں، اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں جیسی چال چلن اختیار کریں۔

اس حدیث پاک میں مشابہت سے مراد مردوں کا عورتوں سے عرف میں ان کے ساتھ مخصوص امور مثلاً لباس، کلام، حرکت وغیرہ میں مشابہت اختیار کرنا، اسی طرح عورتوں کا مردوں سے مشابہت اختیار کرنا۔ زنانے مردوں سے مراد عورتوں کی سی حرکات کرنے والے لوگ ہیں اگرچہ وہ کوئی فحش حرکت نہ بھی کرتے ہوں، جبکہ مردانی عورتوں سے مراد مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں ہیں۔

تاجدار رسالت شہنشاہ نبوت ﷺ کا فرمان ہے: ”چار طرح کے لوگوں پر دینی و آخرت میں لعنت بھیجی جاتی ہے، اور ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔ (۱) وہ شخص جسے اللہ عزوجل نے مرد بنا کر پیدا کیا پھر اس نے اپنے آپ کو عورت بنا لیا اور عورتوں کی مشابہت اختیار کر لی۔ (۲) وہ عورت جسے اللہ عزوجل نے عورت بنا یا مگر اس نے اپنے آپ کو مردانہ

۱ (صحیح البخاری: کتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء، ج ۲، ص ۸۷۳)

انداز میں ڈھانسا یا اور مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔ (۳) وہ شخص جو تاجیے کو راستے سے ہٹکا دے۔ (۴) خضو یعنی طاقت کے باوجود عورتوں میں رغبت نہ رکھنے والا۔ اللہ عزوجل نے صرف حضرت سیدنا یحییٰ بن زکریا علیہا الصلوٰۃ والسلام ہی کو خضو پیدا فرمایا۔^۱

مردانی عورتوں پر لعنت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ. لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الذَّكَالِ
وَالْمُتَزَجِّلاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بَيْتِكُمْ
قَالَ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَانَا، وَأَخْرَجَ عَنْهُمْ فَلَانَا ۚ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنانی مردوں اور مردانی عورتوں پر لعنت بھیجی اور فرمایا کہ ان کو اپنے گھروں سے باہر نکال دو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں فلاں کو دور کر دیا تھا۔

شیخ الاسلام شہاب الدین امام احمد بن حنبل شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کی شرح میں فرماتے ہیں: زنانی مردوں سے مراد عورتوں کی سی حرکات کرنے والے مرد ہیں، اگرچہ وہ کوئی خش حرکت نہ بھی کریں، جبکہ مردانی عورتوں سے مراد مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں ہیں۔ مزید فرماتے ہیں مردوں کا عورتوں سے ایسے امور میں مشابہت اختیار کرنا جو غالب طور پر عورتوں کے ساتھ مخصوص ہونے میں معروف ہوں یونہی

۱ (العجم الکبیر: ج ۸، ص ۲۰۴، الحدیث: ۷۸۲۷)

۲ (صحیح البخاری: کتاب النبا، باب اخراج للتشبیہ، ج ۲، ص ۸۷)

عورتوں کا مردوں سے مثلاً لباس، گفتگو، حرکات وغیرہ میں مشابہت اختیار کرنا یہ سب کے سب گناہ کبیرہ ہے۔ ۱۔

مسئلہ: مرد و عورتوں کا اور عورتیں مردوں کا لباس نہیں پہن سکتیں کیونکہ ایسے مردوں اور عورتوں پر حدیث پاک میں لعنت بھیجی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کا لباس پہننے والے مرد اور مرد کا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ ۲۔



۱۔ (ماہنامہ دعوت اسلامی: حوالہ لروا جر عن اقراف سکائن، ج ۱، ص ۳۳)

۲۔ (سنن ابی داؤد: کتاب اللباس، باب لباس النساء، ص ۱۰۳۷)

اللہ عزوجل کی خلقت میں تبدیلی کرنا جائز نہیں

حاجہ مفتی محمد رفیع

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَائِشَاتِ
وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالتُّفَلِّجَاتِ
لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَبَدَعَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي
أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَتَتْهُ
فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنْتَ لَعَنْتِ الْوَائِشَاتِ
وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالتُّفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ
الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ
لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ
فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحِي الْمُبْصَحِ فَمَا
وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَيْنَ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى أَمْرٍ أَنْتَ الْآنَ
قَالَ أَذْهَبِي فَأَنْظِرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمْ
تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ
كَانَ ذَلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا ۚ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گوونے والیوں، گوونانے

۱ (صحیح مسلم: کتاب اللباس، باب تحريم فعل الواصلة، ج ۲، ص ۲۰۵)

دایوں، بالوں کو نوچنے دایوں، نوچوانے دایوں، دوپٹوں کو کشادہ کرنے دایوں، اللہ عزوجل کی خلقت میں تبدیلی کرنے دایوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ یہ حدیث بنو اسد کی ایک عورت تک پہنچی جس کو ام یعقوب کہا جاتا تھا، وہ قرآن مجید پڑھتی تھی، اس نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا، میرے پاس آپ کی ایک ایسی روایت پہنچی ہے کہ آپ نے گودنے دان، گودوانے والی، نوچنے والی اور حسن کے سیے دنتوں کو کشادہ کرنے والی اللہ کی خلقت کو تبدیل کرنے والی پر لعنت کی ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے حالانکہ وہ لعنت اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اس نے کہا میں نے تو پورا قرآن مجید پڑھا ہے میں نے تو اس میں لعنت نہیں دیکھی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم قرآن مجید کو پڑھتی تو ضرور اس حنت کو پالیتی، اللہ عزوجل نے فرمایا، ورسول تم کو جو احکام دیں ان کو مانو اور جن کاموں سے تم کو روکیں تم باز رہو، اس عورت نے کہا میری خیال ہے کہ ان ممنوعہ کاموں میں سے کچھ کاموں کو آپ کی زوجہ بھی کرتی ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو ذکر دیکھو، وہ عورت ان کی زوجہ کے پاس گئی تو وہاں ان میں سے کوئی چیز نہیں دیکھی، پھر آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے ان میں سے کوئی چیز نہیں دیکھی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ ان ممنوعہ کاموں کو کرتی تو ہم ان سے مجامعت نہ کرتے۔

مسئلہ: انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی، بلکہ اس پر بھی لعنت ہے جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی، اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز، اور گراون یا سیاہ تاگے کی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی

ممانعت نہیں۔ سیاہ کپڑے کا موباف بنانا جائز ہے اور کلاوہ میں تو اصلاً حرج نہیں کہ یہ بالکل ممتاز ہوتا ہے۔ اسی طرح گودنے والی اور گودوانے والی یا ریتی سے دانت ریت کر خوبصورت کرنے والی یا دوسری عورت کے دانت ریتنے والی یا موچنے سے ابرو کے بالوں کو نوچ کر خوبصورت بنانے والی اور جس نے دوسری کے باں نوچے ان سب پر حدیث میں لعنت آئی۔^۱

عورتوں کا مہندی لگانا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُبَيْدَةَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَايَعِي قَالَتْ: لَا أَبَايَعُكَ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكَ كَأَنَّهُمَا كَفَّاسَبْعٍ ۚ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی، یا نبی اللہ! مجھے بیعت کر بیجیے۔ فرمایا: ”میں تجھے بیعت نہ کروں گا، جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدل دے۔“ (یعنی مہندی لگا کر ان کا رنگ نہ بدل لے) تیرے ہاتھ گویا درندہ کے ہاتھ معلوم ہو رہے ہیں۔“ (یعنی عورتوں کو چاہیے کہ ہاتھوں کو رنگین کر لیا کریں۔) عورتوں کے لیے مہندی لگانا جائز ہے کہ یہ زینت کی چیز ہے اور عورتوں کے لیے شریعت کی حدود میں رہ کر زینت کی اجازت ہے اور مہندی لگانا اگر اچھی نیت کے ساتھ مثلاً شوہر کی خوشنودی وغیرہ کے لیے ہو تو مستحسن بھی ہے۔

عورتوں کے لیے ہر رنگ کی مہندی ہاتھ اور پاؤں پر لگانا جائز ہے، دوسرے میں سیاہ

۱۔ (بہار شریعت ج ۳، ص ۵۹۶)

۲۔ (مسند ابی داؤد: کتاب النرجل، باب فی الخصاص للسا، ص ۱۰۵۲)

رنگ ک مہندی کے علاوہ دوسرے رنگ ک مہندی استعمال کر سکتی ہیں، اور مہندی کے رنگ کے ساتھ وضو اور غسل درست ہے، شرط یہ ہے کہ اس کی تہ نہ چمتی ہو، اگر مہندی ایسی ہے کہ جس کے استعمال سے جسم پر تہ بن جاتی ہو اور اس کے لگانے سے پانی ہاتھ تک نہ پہنچتا ہو تو ایسی مہندی کے استعمال سے اجتہاب کیا جائے، تہ بن جانے کی صورت میں وضو اور غسل نہیں ہوگا۔

بچہ اپنی ماں کے ہم شکل کیوں ہوتا ہے

حدیث نمبر ۳۱

عَنْ أُمِّ سَكْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غَسْلِ إِذَا اخْتَلَمَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ "إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ" فَغَطَّتْ أُمُّ سَكْبَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْتَخْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَزْبِتُ يَبْدِنَكَ فِيمَا يَشَبِّهُهَا وَلَكِنَّهَا لَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ حضرت ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یقیناً اللہ تعالیٰ حق بیانی سے حیا نہیں فرماتا، کیا عورت پر غسل واجب ہے جب اسے اختلام ہو؟ فرمایا ہاں، جب پانی دیکھے، تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے منہ چھپا لیا اور بولیں یا رسول اللہ ﷺ کیا عورت کو بھی اختلام ہوتا ہے؟ فرمایا، ہاں، تمہارا ہاتھ گرد آلود ہو، ورنہ بچہ اپنی ماں کے ہم شکل کیوں ہوتا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی ازواجِ طاہرات اختلام سے محفوظ تھیں اسی لیے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس سوال پر حیرت ہوئی۔

۱ (مشکوۃ للنصابیح: کتاب الطہارۃ، باب الغسل، ص ۴۸)

غسل جنابت میں بالوں کی جڑوں کو تر کرنا

عن ابن عمر ۳۱

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ. قُلْتُ. يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدَّ
ضَغَرَ رَأْسِي فَأَنْقِضْهُ لَغَسْلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكَ
أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكَ
الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ ۱

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسی عورت ہوں جو اپنے سر کے بال مضبوطی سے گوندھتی ہوں تو کیا
غسل جنابت کے لیے انہیں کھولا کروں؟ فرمایا، نہیں، تمہیں یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین
لپ پانی ڈال دیا کرو، پھر اپنے اوپر پانی بہا دیا کرو تو پاک ہو جاؤ گی۔

مسد۔ سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا اور گندھے
ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے، اور عورت پر صرف جڑ تر
کر لینا ضروری ہے کھون ضروری نہیں، ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں
تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔ ۲

۱ (مشکوٰۃ للصایح: کتاب الطہارۃ، باب العسل، ص ۳۸)

۲ (بہار شریعت، ج ۱، ص ۳۱۷)

جن کپڑوں میں حیض کا خون نہ لگا ہو وہ پاک ہے

حدیث نمبر ۳۲

حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي جَدِّي، قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلْتُهَا امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَدْ كَانَ يُصِيبُنَا الْحَيْضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَلَبَّثُ أَحَدَانَا أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَظْهَرُ فَتَنْظُرُ الثَّوْبَ الَّذِي كَانَتْ تَقْلِبُ فِيهِ. فَإِنْ أَصَابَهُ دَمٌ عَسَنَاهُ وَصَلَيْنَا فِيهِ. وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَرَكْنَاهُ. وَلَمْ يَمْنَعْنَا ذَلِكَ مِنْ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ وَأَمَّا الْمُتَشَيْطَةُ فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَكُونُ مُتَشَيْطَةً فَإِذَا اغْتَسَلَتْ لَمْ تَنْقُضْ ذَلِكَ وَلَكِنَّهَا تَحْفِنُ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ. فَإِذَا رَأَتْ الْبَلَكَ فِي أَصُولِ الشَّعْرِ دَلَّكَتْهُ ثُمَّ أَقَاضَتْ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهَا -

حضرت بکار بن یحیی رضی اللہ عنہ کی داوی سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو قریش کی ایک عورت نے ان سے حیض کے کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا، تو ام سلمہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمیں حیض آتا تو ہم میں سے (جسے حیض آتا) وہ اپنے حیض کے دنوں میں ٹھہری رہتی، پھر وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو ان کپڑوں کو جن میں وہ حیض سے ہوتی تھی

۱۔ (سنن ابی داؤد: کتاب الطہارۃ، باب المرأة تغسل ثوبها، ص ۱۰۵)

دیکھتی، اگر ان میں کہیں خون لگا ہوتا تو ہم اسے دھو ڈالتے، پھر اس میں نمز پڑھتے، اور اگر ان میں کوئی چیز نہ لگی ہوتی تو ہم انہیں چھوڑ دیتے، اور ہمیں ان میں نمز پڑھنے سے یہ چیز مانع نہ ہوتی، ربی ہم میں سے وہ عورت جس کے بال گوندھے ہوتے تو وہ جب غسل کرتی تو اپنی چوٹی نہیں کھولتی، ابنتہ تین لپ پانی لے کر اپنے سر پر ڈالتی، جب وہ بال کی جڑوں تک تری دیکھ لیتی تو ان کو ملتی، پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتی۔

مسئلہ: غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔ کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور پورے ظہری بدن پر ایک بار پانی بہانا، یہ تمام چیزیں غسل میں ضروری ہیں اگر ان میں سے ایک کو بھی چھوڑا تو غسل نہ ہوگا۔ ربی وہ عورتیں جن کے بال گوندھے ہوتے ہیں تو ان کے لیے حکم یہ ہے کہ سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا اور گندھے ہو تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے، اور عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔ ۱

مسئلہ: غسل میں بہت زیادہ احتیاط کرنا چاہیے ورنہ غسل ہی نہ ہوگا بالخصوص عورتوں کو غسل میں احتیاط بہت ضروری ہے کیوں کہ ہلکی سی غفلت کی وجہ سے ان کا غسل نہ ہوگا۔ بہار شریعت میں ہے۔ ”عورتوں پر خاص یہ احتیاط ضروری ہے، ڈھلکی ہوئی پستان اٹھ کر دھونا، پستان اور شکم کی جوڑ کی تحریر، فرج خارج کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے، ہاں فرج داخل میں انگلی ڈال کر دھونا و جب نہیں مستحب ہے، یونہی اگر حیض و نفاس سے فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔“ ۲

۱۔ (بہار شریعت: ج ۱، ص ۳۱۶) ۲۔ (بہار شریعت: ج ۱، ص ۳۱۸)

حالت حیض میں گھریلو کام کرنا جائز ہے

حالات مختلفہ ۳۲

عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ اِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ فَنَاوَلْتَهُ ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ مجھے کپڑا دے، حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں حاضر ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔

زمانہ جاہلیت اور خاص کر یہودیوں کے معاشرے میں عورت ایام مخصوصہ میں بہت نجس چیز سمجھی جاتی تھی، اور ایام مخصوصہ میں اسے ایک کمرے میں بند کر دیتے تھے۔ نہ وہ کسی چیز کو ہاتھ لگا سکتی تھی، نہ کھانا پکا سکتی تھی اور نہ کسی سے مل سکتی تھی۔ لیکن اسلام کے معتدل نظام نے اسی کوئی چیز باقی نہیں رکھی۔ شریعت اسلامیہ میں حیض و نفاس کی وجہ سے صادر ہونے والی ناپاکی میں عورت نماز، روزہ، طواف کعبہ، مسجد میں جانے، مہاشرت کرنے اور تلاوت کلام پاک کے علاوہ تمام امور انجام دے سکتی ہے۔ اس کے لیے باقی تمام امور جائز ہیں، یہاں تک کہ ذکر اللہ، درود شریف اور دیگر دعائیں پڑھ سکتی ہے۔ لہذا حیض و نفاس کے دنوں میں عورت کے لیے کھانا پکانا، کپڑے دھونا اور دیگر گھریلو خدمات بجالانا جائز ہے۔ ایام مخصوصہ میں عورت نیاز کا کھانا بھی تیار کر سکتی ہے۔

۱ (صحیح مسلم: کتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض، ج ۱، ص ۱۴۳)

حائضہ کا بدن اور کپڑا پاک ہے

حدیث نمبر ۲۵

عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَكَبَّرُ فِي حَجَرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ -

منصور بن صفیہ سے روایت ہے کہ ان کی ماں نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ کر قرآن مجید پڑھتے، حالانکہ میں اس وقت حیض والی ہوتی تھی۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کا بدن اس کا کپڑا جب کہ نجس است سے آلودہ نہ ہوں پاک وہاں ہوں، اور حیض کی حالت میں عورت کے قریب لیٹنا اس کے پاس تلاوت قرآن کرنا بھی جائز ہے۔ ۱

۱ (صحیح البخاری، کتاب حیض، باب فراقہ، حل فی حجر امرأہ وہی حائض، ج ۱، ص ۱۴۴)

۲ (فتح الباری، ج ۱، ص ۲۰۲)

حیض کے کپڑوں کو کیسے صاف کریں

حدیث نمبر ۶۱

عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: تَحْتَهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ وَتُصَلِّي فِيهِ ۚ

ہم سے حضرت محمد ابن لثمنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا، ان سے فاطمہ نے اسماء کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! فرمائیے ہم میں سے کسی عورت کو کپڑے میں حیض آجائے تو وہ کیا کرے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے اسے کھرچے، پھر پانی سے رگڑے اور دھو ڈالے اور اسی کپڑے میں نماز پڑھ لے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خون بالا جماع نجس ہے۔ عورت اپنے کپڑوں میں جب خون لگا ہوا دیکھے تو اس کو پانی سے صاف کرے پھر ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے۔ حیض کے دنوں میں عورتوں کے پہنے ہوئے کپڑے پاک ہوتے ہیں اسی طرح اس کے ہاتھ، پاؤں، منہ وغیرہ سب پاک ہوتے ہیں مگر جس جگہ یا کپڑے پر خون لگ جائے وہ جگہ ناپاک ہو جاتی ہے، اس کو دھو کر پاک کرنا ضروری ہے۔

۱۔ (صحیح البخاری: کتاب الحيض، باب غسل دم الحيض، ج ۱، ص ۳۵)

مستحاضہ کے احکام

جلد نمبر ۲۷

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَالْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ زَادَ عُثْمَانُ، وَتُصَوِّمُ وَتُصَلِّي ۱

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کے دادا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا: وہ اپنے حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر نہائے اور نماز پڑھے، اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ ابوداؤد نے یہ اضافہ کیا ہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔ استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ اور نہ ایسی عورت سے صحبت حرام ہے۔ ایسی عورتوں کے لیے حکم یہ ہے کہ اپنے حیض کے ایام میں نماز، روزہ چھوڑ دے، اور جب حیض کے ایام ختم ہو جائیں تو پھر نماز اور روزہ شروع کر دے۔

مسئلہ: استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا، ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہیں پڑھیں، خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا، مستحاضہ ہر وقت کی نماز کے لیے وضو کرے گی۔ ۲

۱ (جامع الترمذی، ابواب الطہارۃ، باب ما جاء ان المستحاضۃ توالکل صلوۃ، ج ۱، ص ۱۸)

۲ (بہار شریعت، ج ۱، ص ۳۸۵)

عورت نگہبان ہے

ترجمہ نمبر ۲۸

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَكْلُكُمُ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَإِلَّا مِمَّا الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَنْهُ الرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدَةٍ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ إِلَّا فِلكُمُ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ۚ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو! ”تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک سے اُس کی رعایا (ماتحتوں اور محکوم لوگوں) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس امام (امیر المؤمنین) لوگوں پر نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے اہل خانہ پر نگہبان ہے، اُس سے اہل خانہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اوراد پر نگہبان ہے، وہ اُن کے بارے میں جواب دہ ہوگی، غلام اپنے آقا کے مال پر نگہبان ہے، اُس سے اس بارے میں پوچھ گچھ ہوگی، سن و! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اُس کی

۱ (صحیح البخاری، کتاب الاحکام، باب قول اللہ عز وجل اطيعوا اللہ، ج ۲، ص ۱۰۵۷)

رمایا (ماتحتوب اور محکوم ہو گوں) کے بارے میں پرسش (پوچھ گچھ) ہوگی۔

حصین بن محضن رضی اللہ عنہ اپنی پھوپھی کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ کسی کام سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جب رسول اللہ ﷺ ان کی حاجت روائی کر چکے تو ارشاد فرمایا: کیا تم شوہر والی ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں، فرمایا: تم خدمت کے اعتبار سے شوہر کے لیے کیسی ہو؟ عرض کی، جو کام میرے بس میں نہ ہو اُس کے علاوہ میں اُن کی خدمت میں کوتاہی نہیں کرتی، ارشاد فرمایا: اس بارے میں غور کر لینا کہ شوہر کے اعتبار سے تمہارا کیا مقام ہے کیونکہ وہی تمہاری جنت اور دوزخ ہے۔ ۱۔

بیوی پر شوہر کے حقوق

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے فتاویٰ رضویہ میں بیوی پر شوہر کے جو حقوق بیان فرمائے ہیں اُن کا خلاصہ یہ ہے کہ ازدواجی تعلقات میں مطلقاً شوہر کی اطاعت کرنا، اُس کی عزت کی سختی سے حفاظت کرنا، اس کے مال کی حفاظت کرنا، ہر بات میں اس کی خیر خواہی کرنا، ہر وقت جائز امور میں اس کی خوشی چاہنا، اسے اپنا سردار جاننا، شوہر کو نام لے کر نہ پکارنا، کسی سے اس کی بدوجہ شکایت نہ کرنا اور خدا توفیق دے تو وجہ ہونے کے باوجود شکایت نہ کرنا، اُس کی اجازت کے بغیر آٹھویں دن سے پہلے والدین کے گھر اور ایک سال سے پہلے دیگر محرم کے یہاں نہ جانا، وہ ناراض ہو تو اس کی بہت خوشامد کر کے منانا۔ ۲۔

جس طرح بیوی پر شوہر کے حقوق پورے کرنا لازم ہے، اسی طرح شوہر پر بھی

۱۔ (مسئکہ بری للسانئ: کتاب عشرة نساء، طبعہ المرقا و جہا، ج ۵، ص ۳۱۱، الحدیث: ۸۹۶۳)

۲۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳، ص ۳۷۲)

لازم ہے کہ بیوی کو اہمیت دے اور اُس کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھے۔ عورت شوہر کے حقوق دیکھے اور پورا کرے، یہ نہ ہو کہ ہر ایک اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور دوسرے کے حقوق سے سرد کار نہ رکھے، یہی فساد کی جڑ ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہر ایک دوسرے کی بیجا باتوں کا تحمل کرے، اور اگر کسی موقع پر دوسری طرف سے زیادتی ہو تو مادیہ نفسانہ ہو کہ ایسی جگہ ضد پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی ہوئی بات اُلجھ جاتی ہے۔

شوہر کے حقوق احادیث کریمہ کی روشنی میں: (۱) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔“

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“

(۳) امام احمد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”اگر آدمی کا آدمی کے لیے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچلہ بوبہتا ہو پھر عورت اسے چائے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔“

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ: ”جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو، اللہ عز وجل اُس عورت سے ناراض رہتا ہے۔“

(۵) حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی

ہے تو جو عین کہتی ہیں، خدا تجھے نارت کرے، اسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔

(۶) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرمایا: ”جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اسے نیک کام کی یاد دلانے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا، پھر اس کا شوہر یا یمان نیک خواہے تو جنت میں وہ اس کی بی بی ہے، ورنہ شہدا میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔“

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سافرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے، اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی، اور بدوین اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں، اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ، اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک نہ کرے اللہ عز وجل اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو؟ فرمایا: اگرچہ ظالم ہو۔“

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے، اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔“

(۹) ابو نعیم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرمایا: ”اے عورتو! خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضامندی کی تلاش میں رہو، اس لیے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔“

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ۵۰

رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محفظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

(۱۱) ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا، وہ جنت میں داخل ہوگی۔

یہ چند حدیثیں حقوق شوہر کی ذکر کی گئیں، عورتوں پر لازم ہے کہ حقوق شوہر کا تحفظ کریں اور شوہر کو ناراض کر کے اللہ عزوجل کی ناراضگی کا وبال اپنے سر نہ لیں کہ اس میں دنیا و آخرت دونوں کی بربادی ہے، نہ دنیا میں چین نہ آخرت میں راحت۔

اب بعض وہ احادیث ذکر کی جاتی ہیں کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے، مردوں پر ضرور ہے کہ ان کا لحاظ کریں اور ان ارشادات عالیہ کی پابندی کریں۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو۔ وہ پہلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چاہے تو توڑ دے گا اور اگر ویسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہے گی۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان مرد عورت مومنہ کو بغض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی۔“

یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہیے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بُری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

(۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔

(۳) صحیحین میں حضرت عبداللہ بن زمر رضی اللہ عنہ سے مروی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے مجامعت کرے گا۔“^۱

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ”وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ“^۲
ترجمہ: اور عورتوں کے لیے بھی مردوں پر شریعت کے مطابق ایسے ہی حق ہے جیسا ان کا عورتوں پر ہے۔ (کنز الدیان)

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین محدث سراد آبادی اس سیت مبرا کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی اداء واجب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حقوق کی رعایت لازم ہے۔^۳

لہذا شوہر کو چاہئے کہ وہ ہرگز ہرگز بیوی کے حقوق کو ہلکا نہ جانے، اُسے کمزور سمجھ کر اُس کے ساتھ نا انصافی نہ کرے، اُس پر ظلم و ستم نہ کرے اور ہر وقت اس بات کو پیش نظر رکھے کہ جس رب عزوجل نے اُسے بیوی پر حاکم بنایا ہے وہ احکم الحاکمین جل جلالہ سب حاکموں کا حاکم ہے، وہ نا انصافی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

۱ (ماخوذ از بہار شریعت: ج ۲، ص ۱۰۰/۱۰۴)

۲ (تفسیر خزائن العرفان: ج ۲، البقرہ: ۲۲۸)

زوجین کے درمیان جدائی ڈالنا شیطانی کام ہے

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ
يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنَزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فَتَنَةً يَجِئِي
أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا
قَالَ ثُمَّ يَجِئِي أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتَ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيُذَنِّبُهُ مِنْهُ وَيَقُولُ نَعَمْ أَنْتَ قَالَ
الْأَعْمَشُ أَرَاهُ قَالَ فَيَنْتَزِرُ مِنْهُ ۚ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان اپنا تخت پانی پر بچھتا ہے، پھر اپنا لشکر بھیجتا ہے، ان لشکروں میں ابلیس کے زیادہ قریب اُس کا درجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنے باز ہوتا ہے۔ اس کے لشکر میں سے ایک آکر کہتا ہے، میں نے ایسا ایسا کیا ہے تو شیطان کہتا ہے، تُو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ایک دوسرا شیطان آکر کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سن کر ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے، تُو کتنا اچھا ہے! اور اپنے ساتھ چل لیتا ہے۔

(صحیح مسلم: کتاب صفات المنافقین و حکمہم، ۵ بحر شل الشیطان، ج ۲، ص ۳۷۶)

طلاق اکثر بہت سارے فسادات کی جڑ بن جاتی ہے۔ اس لیے انہیں اس پر خوش
 ہوتا ہے۔ جو شخص ناحق زوجین میں جدائی کی کوشش کرے وہ انہیں کی طرح مجرم ہے۔ ۱۔
 فتاویٰ رضویہ میں ہے: بلاوجہ شرعی طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند و مبغوض و مکروہ
 ہے۔ ۲۔



۱۔ (مرآۃ الساجح: کتاب الایۃ، باب فی الوسوسۃ، ج ۱، ص ۴۰)

۲۔ (فتاویٰ رضویہ: ج ۱۲، ص ۳۲۳)

نیک بیوی اللہ عزوجل کی ایک نعمت ہے

حدیث نمبر ۲۰

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى
الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا تَزَلَّتْ هَذِهِ
الْآيَةُ: وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ: كَبُرَ ذَلِكَ
عَنِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا أَفْرَجُ عَنْكُمْ
فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ
مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْبَوَارِثَ لِيَتَكُونَ لِسُنِّ
بَعْدَكُمْ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: إِلَّا أَخْبِرَكَ بِخَيْرٍ مَا يَكْنِزُ
الْمَرْءُ الْمَرْأَةَ الصَّالِحَةَ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتُهُ وَإِذَا أَمَرَهَا
أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ ۚ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب آیت کریمہ ”وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ“ نازل ہوئی تو مسلمانوں پر بہت گراں گزری تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو دور کروں گا، چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ کے صحابہ پر یہ آیت بہت گراں گزری ہے،

۱ (سنن ابی داؤد: کتاب الزکوۃ، باب فی حقوق المال، ص ۳۲۵)

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے زکاۃ صرف اس لیے فرض کی ہے کہ تمہارے باقی مال پاک ہو جائیں۔ (جس مال کی زکاۃ نکل جائے وہ کنز نہیں ہے) اور اللہ نے میراث کو اس لیے مقرر کیا تاکہ بعد والوں کو ملے، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی، پھر آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تم کو اس کی خبر نہ دوں جو مسلمان کا سب سے بہتر خزانہ ہے؟ وہ نیک عورت ہے کہ جب مرد اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے اور جب وہ حکم دے تو اسے مانے اور جب وہ اس سے غائب ہو تو اس کی حفاظت کرے۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی اے عمر اگرچہ مال جمع کرنا جائز ہے مگر تم لوگ اسے اپنا اصل مقصود نہ بناؤ، اس سے بھی بہتر مسلمان کے لیے نیک بیوی ہے کہ صورت بھی اچھی ہو اور سیرت بھی کہ اس کے نفع مال سے زیادہ ہیں، کیونکہ سونا چاندی اپنی ملک سے نکل کر نفع دیتے ہیں اور نیک بیوی اپنے پاس رہ کر نافع ہے، سونا چاندی ایک بار نفع دیتے ہیں اور بیوی کا نفع قیامت تک رہتا ہے۔ مثلاً رب تعالیٰ اس سے کوئی نیک بیٹا بخشے جو زندگی میں باپ کا وزیر بنے اور بعد موت اس کا خلیفہ۔“ ۱۔

حدیث شریف میں ہے کہ نکاح سے مرد کا دوتہائی دین مکمل و محفوظ ہو جاتا ہے۔ ۲۔

۱۔ (مرآۃ المساجیح: کتاب الزکوۃ، ج ۳، ص ۱۵)

۲۔ (کنز العمال: کتاب النکاح، ج ۱۶، ص ۱۸، الحدیث: ۴۴۴۴)

اعتذار

اس کتاب کی تصحیح و ترتیب میں حتی المقدور کی کوشش کرنے کی
کوشش کی گئی ہے، لیکن یہ تقاضائے بشری امکان خطا ہے۔ ہذا
اگر کوئی خطا نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں، توازش ہوگی۔

مولانا غلام سرور مصباحی

Mob 8651437010

سعادت دارین

حج و عمرہ کی سعادت یقیناً ایسی سعادت ہے جو خوش نصیبوں کو حاصل ہوتی ہے، اور یہ سعادت کسی عالم اور آل رسول کی نگرانی میں حاصل ہو تو یقیناً یہ نور علی نور والی بات ہے۔ حافظ وقاری سید فرقان احمد صاحب کو اللہ نے یہ سعادت بخشی ہے کہ وہ اپنی نگرانی میں لگا ہے بگا ہے مسلمانوں کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے سفر پر لیکر رو نہ ہوتے ہیں اور مقامات مقدسہ کی زیارت کرا کے ان کے دین و ایمان کو جہاں جنت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ عز و جل ان کے اس کام کو خوب ترقی عطا فرمائے۔

KGN TELECOM TOUR & TRAVELS
HAJJ & UMRAH SERVICES
MOB 9015814954

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھو کریں سب کی کھائیں کیوں

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھو کریں سب کی کھائیں کیوں
 دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں
 رخصت قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
 سوتے ہیں ان کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں
 بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
 روئیں جو اب نصیب کو چین کہو گوائے کیوں
 یاد حضور کی قسم غفقت عیش ہے ستم
 خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں
 دیکھ کے حضرت غنی پھیل پڑے فقیر بھی
 چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آنے جائے کیوں
 جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
 جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں
 اب تو نہ روکے غنی عادت سگ بگڑ گئی
 میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں
 سنگ در حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
 جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں
 ہے تو رضا نرا ستم جرم پہ گر لجا میں ہم
 کوئی بجائے سوز غم ساز طرب بجائے کیوں

رُخ دن ہے یا مہر سا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رُخ دن ہے یا مہر سا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
 شب زلف یا مہک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
 ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عہدیت کہاں
 حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
 حق یہ کہ ہیں عہد الہ اور عالم امکان کے شاہ
 برزخ ہیں وہ سر خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
 بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سرو جانفزا
 حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
 خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چکا تھا قمر
 بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
 دُر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روز جزا
 دی اُن کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
 دن لہو میں کھوتا تجھے شب صبح تک سوتا تجھے
 شرم نہی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
 رزق خدا کھایا کیا فرمان حق ٹالا کب
 شکر کرم ترس سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
 ہے بلبل رنگیں رضا یا طوطی نغمہ سرا
 حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

وصف رُخ اُن کا کیا کرتے ہیں شرح وائٹس وٹھے کرتے ہیں

وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح وائٹس وٹھے کرتے ہیں
 اُن کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں
 ماہِ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
 مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں
 تو ہے خورشید رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیا میں تارے
 انبیا اور ہیں سب مہ پارے تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں
 اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
 سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیرِ سجدے میں گرا کرتے ہیں
 رلعت ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
 مرغِ فردوس پس از حمد خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں
 انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
 جوش پر آتی ہے جب غم خواری تفتے سیراب ہوا کرتے ہیں
 ہاں بہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں بہیں چاہتی ہے ہر فی داد
 اسی در پر شتران ناشاد گلہ رنج و عمن کرتے ہیں
 لب پر آجاتا ہے جب نام جناب منہ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
 وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں
 اپنے دل کا ہے انھیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انھیں کو سب کام
 لو لگی ہے کہ اب اُس در کے غلام چارہ در و رضا کرتے ہیں

فروغ اہلسنت کے لیے امام اہلسنت کا دس نکاتی پروگرام

- (۱) عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔
- (۲) طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔
- (۳) مدرسین کی پیش قدمی سے قرآن و احادیث ان کی کارروائیوں پر دی جائیں۔
- (۴) طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے، معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔
- (۵) ان میں جو تیار ہوتے جائیں انہیں دیگر ملک میں بھیج دینے جائیں کہ تحریر ادا تقریر اور وعظ و مناظرۃ اشاعت دین و مذہب کریں۔
- (۶) حمایت مذہب و رد بد مذہبوں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔
- (۷) تصنیف شدہ اور تو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کیے جائیں۔
- (۸) شہر و شہروں آپ کے سفیر نگران رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
- (۹) جو ہم میں قابل کار موجود ہوں اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔
- (۱۰) آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں تقسیم و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار اپنیجاتے رہیں۔ حدیث کا ارشاد ہے کہ: ”آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درہم و دینار سے چلے گا“ اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق کا کلام ہے۔

PUBLISHED BY:

JAMIA FATIMATU-Z-ZAHRA

DUNAR CHOWK, DARBHANGA (BIHAR)